ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور (پاکستان)

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

اس شمارے میں

○ جمعیۃ علماءِ اسلام پنجاب کی مجلس عمومی کے اجلاس کی مکمل کارروائی اور انتخاب

○ پٹ سن کی کاشت محکمہ زراعت کی بے حسی

○ امیرِ مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ العالی کا حکومت سے شدید احتجاج

۵ تا ۱۲ ذی قعدہ ۹۹ھ

شمارہ نمبر ۳۸

روشنیوں کے مینار

دو جہانوں کے سردار ہیں مصطفیٰؐ — اپنے مولیٰ کا شاہکار ہیں مصطفیٰؐ

اہلِ سُنّت سے ازلی محبّت انہیں — اہلِ بدعت سے بیزار ہیں مصطفیٰؐ

اپنی اُمّت کے حق میں خدا کے حضورؐ — مغفرت کے طلب گار ہیں مصطفیٰؐ

ان کا کونین میں کوئی ثانی نہیں — بالیقیں شاہِ ابرار ہیں مصطفیٰؐ

ان سے سارے جہاں کو ہدایت ملی — روشنیوں کا مینار ہیں مصطفیٰؐ

ہیں وہی عاشقانِ رسولِ امیں — جن کی گفتار و کردار ہیں مصطفیٰؐ

سب صحابہ نجومِ ہدایت بنے — اللہ اللہ ضیا بار ہیں مصطفیٰؐ

ہیں دُرِ بے بہا سرورِ انبیاءؑ — لعل و یاقوت و شاہوار ہیں مصطفیٰؐ

زندہ رہنے کا جن سے قرینہ ملا — دوستو! ایسی سرکار ہیں مصطفیٰؐ

دشمنوں کے لیے بھی وفا و دُعاء — پیکرِ خلق زنہار ہیں مصطفیٰؐ

روزِ محشر یہ ہوں گی صدائیں بلند — اس طرف بھی گنہگار ہیں مصطفیٰؐ

ہم شفاعت کے طالب ہیں بہرِ خدا — ہم بُرے ہیں نگوں سار ہیں مصطفیٰؐ

ہیں بشیر و نذیر و سراج منیر — مرحبا کیا طرح دار ہیں مصطفیٰؐ

میرے ماں باپ قربان ہوں آپ پر — آپ ہی مجھ کو درکار ہیں مصطفیٰؐ

ان پہ اکرامؔ ہے جان دل سے فدا
آپ کے جو فدا کار ہیں مصطفیٰؐ

اکرام القادری

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۳۹

جمعۃ المبارک ۵ تا ۱۱ ذیقعدہ ۹۹ھ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۶۵ روپے
ششماہی
۳۳ روپے
سہ ماہی ۱۷ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

احتیاط کا تقاضہ

مسلم لیگ پگارا گروپ کے سیکرٹری جنرل جناب ایس ایم ظفر نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ مسلم لیگ پگارا گروپ بہر صورت عام انتخابات میں حصہ لے گی اور ان کی جماعت کسی بھی حال میں اپنے آپ کو انتخابات سے الگ نہیں رکھ سکتی۔

جناب ایس۔ ایم ظفر صاحب کا یہ بیان قومی حلقوں کے لیے باعث حیرت بھی ہے اور تعجب خیز بھی۔ اس بیان کو عاجلانہ بیان بھی کہا جا سکتا ہے اس بیان سے پاکستان قومی اتحاد میں ایک مرتبہ پھر اختلاف اور انتشار کی لہر اٹھ سکتی ہے جو بلدیاتی انتخابات کے سلسلے میں جماعت اسلامی کی وجہ سے اٹھی تھی جس پر بڑی مشکل سے قابو پایا گیا ہے۔

کم از کم ایسے ذمہ دار افراد کو تو اس قسم کی عاجلانہ بیان بازی سے احتراز کرنا چاہیے جس سے قومی اتحاد میں اختلاف کی لہر اٹھنے کا اندیشہ ہو اور جو پاکستان قومی اتحاد کے مستقبل پر اثر انداز ہو سکتی ہو۔ یہ امر واضح ہے کہ ان کی جماعت اپنے علیحدہ تشخص کے باوجود پاکستان قومی اتحاد کا حصہ اور جزو ہے اب اگر کوئی جزو اپنے کل کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو یا اس کے کسی عمل سے کل کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو یہ کہاں کی دانشمندی ہے۔

پاکستان قومی اتحاد نے اپنے ۱۶ ستمبر کو راولپنڈی میں ہونے والے اجلاس میں جماعتی حساب کتاب کے گوشوارے داخل کرانے اور رجسٹریشن نہ کرانے کا فیصلہ کیا تھا یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ آئندہ ۲۷ ستمبر کو پھر قومی اتحاد کی جنرل کونسل کا اجلاس ہو گا جس میں حکومت کے رویہ میں تبدیلی و عدم تبدیلی کی صورت میں جماعتوں کی رجسٹریشن اور متناسب نمائندگی کے سلسلے میں آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب ظفر صاحب کو اپنی جماعت کا ایک اہم فرد ہونے کی حیثیت سے بھی اور قومی اتحاد کے مرکزی رہنما ہونے کے ناطے سے بھی ۲۷ ستمبر سے پہلے کوئی ایسا بیان نہیں دینا چاہیے تھا جس سے قومی اتحاد میں اختلاف کا احتمال ہو قومی اتحاد ایک مشترکہ اور متحدہ قوت کا نام ہے اگر اسے اجتماعی فیصلوں کی پابندی کی بجائے انفرادی خواہشوں اور گروہی مفادات کی بھینٹ چڑھا دیا

جائے تو یہ پوری قوم کا نقصان ہوگا۔

ایک مسلم لیگ ہی انتخابات میں حصہ لینا نہیں چاہتی بلکہ قومی اتحاد کی دیگر جماعتیں بھی انتخابات میں حصہ لینا چاہتی ہیں اور ان کی جدوجہد کا محور ہی یہی ہے کہ حکومت جلد انتخابات کرائے اور اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کیا جائے لیکن باعزت طریقہ سے اصولوں کی بنیاد پر حصہ لینا اور بات ہے اور ذلت آمیز طریقہ پر حکومت کی ہر جائز و ناجائز قدغنوں اور شرائط کو تسلیم کر کے انتخابات میں چھلانگ لگا دینا اور بات ہے۔ یہ بڑی ہی ستم ظریفی ہے کہ قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے اس کی جنرل کونسل کے اجلاس میں بیٹھ کر جو متفقہ فیصلہ کیا جاتا ہے اس کی سیاہی بھی ابھی خشک نہیں ہوتی کہ مختلف طریقوں سے اس کی خلاف ورزیاں شروع کر دی جاتی ہیں جس کے نتیجہ میں حکومت کے غلط موقف کو تقویت ملتی ہے اور قومی اتحاد کا صحیح موقف اختلافات کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اس سلسلے میں جماعت اسلامی اور مسلم لیگ کی طرف سے مسلسل غیر ذمہ دارانہ بیان بازی کی جاتی ہے اور قومی اتحاد کے فیصلوں پر اپنے جماعتی فیصلوں کا دباؤ ڈالنے کی کوشش کی ہوتی ہے۔ بلدیاتی انتخابات کے مسئلہ پر قومی اتحاد کی جنرل کونسل کے فیصلہ سے قبل ہی جماعت اسلامی نے اپنی جماعت کی عاملہ کا فیصلہ سنا دیا کہ ان کی جماعت بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے گی اس پر قومی اتحاد کی جنرل کونسل کے اجلاس میں لے دے ہوئی تو جماعت کی شوریٰ کا اجلاس بلا کر گول مول اور مبہم قسم کا فیصلہ کیا گیا جس میں کہا گیا کہ جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ قومی اتحاد کے فیصلہ کی پابندی کرے گی جبکہ جماعت کی شوریٰ کی طرف سے یہ اعلان ہونا چاہیے تھا کہ جماعت اسلامی نے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ واپس لے لیا اور اب اس کی جماعت کا کوئی رکن بلدیاتی انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا جماعت سے وابستہ جن افراد نے بلدیاتی انتخابات میں کاغذات داخل کرائے ہیں وہ فوراً واپس لے لیں مگر نہیں ایسا نہیں کیا گیا کیوں اس لیے کہ قومی اتحاد کے فیصلہ کو دل سے تسلیم نہیں کیا گیا اگر فیصلہ کو دل سے تسلیم کر لیا جاتا تو وہی انداز اختیار کیا جاتا جو پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود اپنائے ہوئے ہیں کہ اگر جمعیۃ علماء اسلام کے کسی رکن نے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کی کوشش کی تو اس کی رکنیت معطل کر دی جائے گی۔ جماعت اسلامی نے اپنی مجلس شوریٰ کے اس مبہم اور ادھورے فیصلہ کے بعد تو اس موضوع پر بالکل ہی چپ سادھ لی۔ جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد ہی نہیں بلکہ اراکین تک بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو انہوں نے اپنی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا یا پھر مجلس شوریٰ کے بظاہر فیصلہ کے بجائے وہ شوریٰ کی منشاء پر عمل کر رہے ہیں۔

کچھ اسی نوعیت کا طرز عمل مسلم لیگ اپنائے ہوئے ہے مسلم لیگ کے صدر جناب پیر آف پگارا بھی عموماً پاکستان قومی اتحاد کی پالیسی کے برعکس غیر محتاط قسم کے بیانات دیتے رہے اور اب ان کی جماعت کے جنرل سیکرٹری نے تو کمال ہی کر دیا ایسے نازک موقع پر ایسا ضرر رساں بیان دیا جس سے قومی اتحاد کی ساکھ کو نقصان پہنچا اور حکومت کے حوصلے بلند ہوئے۔

ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ بلدیاتی انتخابات کے سلسلے میں اگر تمام جماعتیں خواہ وہ قومی اتحاد میں شامل تھیں یا قومی اتحاد سے باہر اگر ایک ہی موقع پر مضبوطی سے قائم رہتیں تو سیاسی جماعتوں کی یہ درگت نہ بنتی جو اب حکومت کے ہاتھوں بن رہی ہے۔ بلدیاتی انتخابات کے مسئلہ پر سیاسی جماعتوں نے دور رس فیصلوں کی بجائے جلد بازانہ اور مفاد پرستانہ فیصلے کئے اس لیے حکومت کو حوصلہ ہوا کہ وہ اپنے ان تمام منصوبوں اور ارادوں کی تکمیل کرے جن کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتی رہی ہے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ حکومت کی آواز میں استحکام اور اعتماد ہے اور سیاسی جماعتوں کی آواز میں لغزش و لچک محترم صدر صاحب اب وہ سب کچھ ارشاد فرما رہے ہیں جو سیاسی

جماعتوں کے متفقہ موقف کی موجودگی میں شاید وہ ارشاد نہ فرماتے اب وہ اعتماد کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی جماعت رجسٹریشن نہیں کراتی تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا اور اب کراچی کے شہریوں سے اپنے حالیہ خطاب لاجواب میں تو انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ موجودہ حکومت کی جگہ اگر کوئی سیاسی حکومت ہوتی تو ایٹمی پلانٹ کے مسئلہ پر وہ بیرونی دباؤ کا مقابلہ کر سکتی جس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک پاکستان ایٹمی ٹیکنالوجی کے سلسلے میں کامیاب نہیں ہو جاتا اس وقت تک کوئی منتخب سیاسی حکومت قائم نہیں ہونی چاہیے۔ مبادا ایسا نہ ہو کہ سیاسی حکومت بیرونی دباؤ کے سامنے سپر انداز ہو جائے کیونکہ دباؤ ابھی برقرار ہے دباؤ ڈالنے والی قوتیں تاحال اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوئیں۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

ہم پاکستان قومی اتحاد سے وابستہ جماعتوں کی خدمت میں انتہائی ادب کے ساتھ گذارش کریں گے کہ وہ قومی نکتہ نگاہ سے سوچیں وقتی مصلحتوں کو خیرباد کہیں اور اپنے طرز عمل سے جگ ہنسائی کا موقع فراہم نہ کریں۔ ایک مرتبہ جو فیصلہ ہو جائے اس پہ چٹان کی طرح مضبوطی سے ڈٹ جائیں غیر محتاط بیان بازی سے اخبارات میں ان کے ناموں سے جلی سرخیاں تو لگ جاتی ہیں اور اس سے یقیناً ان کی اپنی ذات کو کسی حد تک شہرت کا فائدہ بھی پہنچ جاتا ہے لیکن ان کا یہ طرز عمل قوم اور ملک کے لیے نقصان دہ ہے اور پھر ایک ایسی قوم جو پہلے ہی بہت زخم برداشت کر چکی ہو اور بہت سے چرکے سہہ چکی ہو اس قوم کو مزید کسی ایسے امتحان میں ڈالا جائے جس سے قومی وجود ہی خطرے میں پڑ جائے۔

اکرام القادری

22/9/79

قارئین سے التماس

ایڈیٹر کے نام خطوط کے صفحہ پر صرف وہی خطوط شائع کیے جاتے ہیں جو صاف اور کاغذ کے ایک طرف لکھے گئے ہوں اور آخر میں نام و پتہ مکمل لکھا ہو۔

تحریر ـــــــ مشتاق ملتانی

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

بعض افراد ایسے ہوتے ہیں کہ کچھ مدت عمر گذر جانے کے بعد ہی ان کے ذہن میں انقلاب پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا مقصد حیات فلاح و نجات آخرت ہے اس کے لیے شرط ہے " اوروں کے کام آنا " مگر ام المؤمنین رضہ کا تو مقصد زندگی شروع ہی سے یہی تھا۔ یعنی خدا نے ان کو اسی ہی لیے پیدا کیا تھا۔ کہ ان کا قافلۂ حیات خدمت خلق کی راہ پر چلے۔

یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

آنحضرت صلعم کا انتقال

سلہ ہ میں آنحضرت صلعم کا انتقال ہوگیا آپ صلعم کے بعد لوگ اگر کسی جوانب رجوع کر سکتے تھے۔ تو وہ اُمہات المؤمنین رضہ کی ذوات مقدسہ تھیں۔ کیونکہ دین اسلام ان ہی کے گھروں میں پایہ تکمیل کو پہنچا تھا۔ آنحضرت صلعم کے بعد وہ مرکز " شرعیہ " تھیں۔ لوگ ان کی طرف رجوع کرتے اور مسائل پوچھنے ان کے سامنے جھکتے تھے سیدہ ام حبیبہ رضہ بنت ابوسفیان رضہ ہو یا حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضہ ان کا مشغلہ لوگوں کو دین اسلام سکھانا ہوتا تھا اور لیس اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضہ کا گھر تو " دار العلوم " تھا جہاں روزانہ ہی قرآن و سنت کا درس ہوا کرتا تھا۔ اور لوگ آ آکر درس میں شریک ہوتے تھے اور اسے اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ کیونکہ رسول اللہ نے جو ان کے فرما دیا تھا کہ

" تم نصف حصہ دین عائشہ سے سیکھو "

ان کا فخر کرنا بجا تھا۔

عہد شیخین رضہ

عہد شیخین رضہ کا سارا زمانہ ام المؤمنین کا تبلیغ اسلام ہی میں گزرا وہ پردہ کے پیچھے بیٹھ کر لوگوں کو درس دیا کرتی تھیں۔

قتل عثمان رضہ

ام المؤمنین حج پر تھیں کہ ۳۵ھ میں حضرت عثمان رضہ کو ان کے گھر ہی میں قتل کر دیا گیا آپ حج کر کے واپس آ رہی تھیں۔ کہ قتل عثمان رضہ کی اطلاع ملی تو کہا جاتا ہے کہ آپ راستہ ہی سے واپس لوٹ گئیں اور خون عثمان رضہ کا قصاص لینے بصرہ کو جانے کی تیاری کرنے لگیں۔

یہ تاریخی جھوٹوں میں سے ایک بڑا جھوٹ ہے۔ اگر " روایت " کی رو سے دیکھا جائے تو حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ام المؤمنین رضہ تو حج کر کے واپس اپنے گھر تو جانا تھا اور وہ آئیں تو انھیں مدینہ میں نہ داخل ہونے دیا گیا۔ کیونکہ مدینہ میں اس وقت انقلابی حکومت برسر اقتدار آچکی تھی۔ جس نے " حزب اختلاف " پر پہرہ لگا رکھا تھا۔

ام المؤمنین رضہ کہاں جاتیں۔ آخر بے بس اور مجبور ہو کر بصرہ روانہ ہونے لگیں کیونکہ حضرت طلحہ رضہ کی وہاں واقفیت تھی اور حضرت زبیر رضہ بھی ساتھ تھے یہ بھی غلط ہے کہ ام المؤمنین رضہ ایک لشکر اپنے ساتھ لے جا رہی تھیں حقیقت یہ ہے کہ جہاں نئی حکومت آتی ہے وہ سابق حکومت کے حامیوں کا رہنا دوبھر کر دیتی ہے۔ بلکہ وہاں ان کا رہنا محال کر دیا جاتا ہے۔ یہی واقعہ حامیان عثمان رضہ کے بھی ساتھ پیش آیا اور وہ اپنا وطن عزیز چھوڑ کر پناہ لینے کے لیے ام المؤمنین رضہ کے ساتھ بصرہ جانے پر تیار ہوگئے۔

حواٴب کے کتّے

کہا جاتا ہے کہ ام المؤمنین رضہ کی موجودگی پر ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک عورت پر " حواٴب " کے کتے بھونکیں گے۔ اس دن وہ ناحق پر ہوگی۔ بصرہ جاتے ہوئے راستہ میں جب وہ مقام آیا تو کتوں نے وہاں جمع ہو کر ام المؤمنین پر بھونکنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر ام المؤمنین کو آنحضرت صلعم کی وہ پیشین گوئی یاد آگئی آپ نے ساتھیوں کو یہ بتا کر فرمایا کہ مجھے واپس لے چلو۔ تو ساتھیوں نے جھوٹی گواہی دلوا کر کہا کہ یہ مقام وہ نہیں ہے۔ اور آگے روانہ ہو پڑے۔

یہ من گھڑت داستان سیاست کی اختراع ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کی طرف اختراعی ایک ایک حدیث سیاسی مفاد کے پیش نظر منسوب کی ہوئی ہے اور ہر اس غیر ہاشمی فرد یا خاندان کی خدمت میں موجود ہے جن کے ساتھ بنی ہاشم کو ذرہ بھر بھی سیاسی اختلاف ہوا تھا۔ مزیدار بات ہے کہ جن سے ذم نکلتی ہے وہ تمام کی تمام وضعی حدیثیں غیر ہاشمیوں ہی پر جڑی ہوئی ہیں۔

محققین کا کہنا ہے کہ بصرہ کی راہ پہ " حواٴب " کوئی بھی مقام نہیں تھا اور نہ آج تک ہوا ہے۔ تو اس داستان کا من گھڑت ہونا صاف ظاہر ہے جیسے کذابین نے حدیث رسول مشہور کر رکھا ہے مقصد ام المؤمنین کا مرتبہ اور شان گھٹانے کے سوا کچھ نہیں ہے تاکہ سیدنا حضرت علی رضہ کے مقابل ام المؤمنین کے باطل ہونے پر مہر لگ جائے۔ مخالفین تو ان کو " باغی " کہتے ہی ہیں۔ خود حنفیوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ سیدنا علی رضہ کے مقابلین

باقی صفحہ ۱۲ پر

جمعیۃ پنجاب کے امیر مولانا عبید اللہ انور اور جنرل سیکرٹری قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ منتخب ہوئے

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عمومی کے اجلاس سے قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کا خطاب

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عمومی کا انتخابی اجلاس شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوا پنجاب بھر سے تقریباً پندرہ سو مندوبین نے شرکت کی اجلاس کی نگرانی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے کی اجلاس کا آغاز قاری عبد السمیع صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا ناظم عمومی پنجاب جمعیۃ قاری نور الحق قریشی نے جمعیۃ پنجاب کی کارکردگی کی گذشتہ سہ سالہ رپورٹ پیش کی جمعیۃ پنجاب کے خازن خواجہ افضل حق صاحب نے سہ سالہ اخراجات کا گوشوارہ پیش کیا ناظم انتخابات پنجاب جمعیۃ علماء اسلام جناب سید مقبول حسین شاہ صاحب ترمذی نے رکنیت سازی کے سلسلے میں رپورٹ پیش کی۔

بعد ازاں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم عمومی اور پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے ملکی حالات اور جماعتی امور سے متعلق مفصل خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے سیاسی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اس ملک میں اسلام کا عادلانہ نفاذ ہے آپ نے کہا ہماری کوشش رہی ہے کہ اسلامی ذہن رکھنے والے تمام طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا جائے اور ایک مجتمع قوت کے ساتھ اسلامی نظام کے نفاذ کا کام لیا جائے آپ نے کہا قدرت نے آپکو یہ عظمت بخشی ہے کہ ملک کا کوئی مسئلہ آپ کی شرکت کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا کہ آپ کو اپنے طرز عمل میں تبدیلی لانا ہوگی اور نفاذ شریعت کے عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہر طبقۂ خیال کے لیے لوگوں کے پاس جانا ہوگا اپنی تنظیمی صفوں کو درست کرنا ہوگا آپ اپنی موجودہ روش اور کارکردگی سے مطمئن نہ ہوں بلکہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر کام کریں گلی گلی محلہ محلہ قریہ قریہ اور بستی بستی پھیل جائیں۔ تاکہ وہ مقصد حاصل ہو جائے جس کے لیے ہم کوشاں ہیں۔ آپ نے کہا وقتی جوش وخروش اور ہنگامی پروگراموں سے جماعتیں نہیں چلتیں اس کے لیے مسلسل محنت کی ضرورت ہے اور یہ محنت انتہائی اخلاص اور لگن کے ساتھ کی جانی چاہیے۔

آپ نے سیاسی صورتحال پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا بلدیاتی انتخابات میں چار جرنیلوں کی موجودگی میں حکومت نے ہمارے ساتھ فیصلہ کیا کہ نہیں ہوں گے اس فیصلہ کے بعد کچھ عرصہ خاموشی رہی پھر اچانک بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیا۔ اتنی جلدی کے انتظامات نامکمل، فہرستیں نامکمل بیلٹ بکس اپنے ہمراہ لانے کی وعید ان تمام کارروائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کسی خاص منصوبہ پر عمل کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہی ہے۔ یہ ۳۵ ہزار افراد کی پاکٹ یونین بنانا چاہتے ہیں۔

آپ نے کہا سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیے بغیر یکطرفہ طور پر سب کچھ ہو رہا ہے۔ میں کہتا ہوں آئین میں تبدیلی، آئین میں فوج کے کردار کا تعین پارلیمانی اور صدارتی نظام کا قصہ متناسب نمائندگی کا مسئلہ صدر اور وزیر اعظم کے اختیارات کی بحث اور اس نوعیت کے دیگر مسائل آخر کیوں اٹھائے جا رہے ہیں کیا ایک عبوری حکومت کی یہی ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور پھر ایسی حکومت جو نوے دن کے اندر اندر انتخابات کرا کر اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کے حوالے کر دینے کا وعدہ کر چکی ہو۔

آپ نے کہا ہم نے بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ کر کے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا ہے ہم بلدیاتی انتخابات کے نتائج کو تسلیم نہیں کریں گے عوام کو اختیارات کا لالچ دیا جا رہا ہے وفاقی وزراء کو اتنے اختیارات نہیں دئے گئے جتنے اختیارات بلدیاتی ممبروں کو دینے کے اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ بلدیاتی انتخابات میں کامیاب ہونے والوں کو اختیارات دئے جانے کی حقیقت ایک ماہ میں واضح ہو جائے گی۔ میں جماعتی کارکنوں سے کہتا ہوں کہ وہ جماعتی فیصلہ پر عمل کریں اور کسی صورت میں بھی ان انتخابات میں حصہ نہ لیں جماعتی فیصلہ ہر حال میں مقدم ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ فوج پر تنقید نہ کی جائے فوج اگر اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہو تو کسی کو کیا پڑی ہے کہ فوج پر تنقید کرے گا اور اگر فوج اپنے اصل فرائض کو چھوڑ کر حکومت کرے گی تو اس پر تنقید بھی

ہوگی۔ حکومت کی پالیسیوں سے اختلاف کرنا اور اس پر تنقید کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم اسے بنیادی حق سمجھتے ہیں کہ فوج اگر غلط چلے تو اس پر اسے ٹوکا جائے یہ تنقید فوج پر نہیں ان فوجیوں پر ہے جو اپنا پیشہ چھوڑ کر حکومت کی کرسیوں پر آبیٹھے ہیں۔

آپ نے سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کے بارے میں کہا اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ہر شخص گنہگار ہے جب تک کہ وہ اپنی بے گناہی کو ثابت نہ کردے دنیا میں یہ اصول کہیں بھی رائج نہیں ہے۔ گناہ کرنے سے پہلے گناہگار ہونے کا اصول موجودہ حکومت کی ایجاد ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ حسابات پیش کر دیئے جائیں اور سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کے لیے درخواست نہ دی جائے۔

آپ نے کہا ۲۰ ستمبر تک ہم نے حکومت کو اپنے رویہ میں تبدیلی کا موقع دیا ہے مگر حکومت نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی تو پھر ہم آخری فیصلہ کریں گے۔

اگر پیپلز پارٹی اور قومی اتحاد رجسٹریشن نہ کرائیں، انتخابات میں حصہ نہ لیں اور حکومت انتخابات کرائے تو دنیا کا کونسا شخص ہے جو ان انتخابی نتائج کو تسلیم کرلے گا میں دعویٰ سے کہتا ہوں ایسے انتخابات کو ساری دنیا ایک ڈھونگ سے زیادہ اہمیت نہیں دے گی آپ نے کہا ہم اس مسئلہ کو عدالت میں لے جانا نہیں چاہتے۔ اس لیے کہ اس طرح حکومت کو انتخابات کے التواء کا بہانہ مل جائے گا۔

متناسب نمائندگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اس طریق کار سے علاقائی عصبیت کا نعرہ لگانے والی صوبائی جماعتوں کو فروغ ہوگا۔ آزاد امیدواروں کی حوصلہ افزائی ہوگی آزاد امیدوار چونکہ ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہوں گے اس لیے بہت سے لوگ سیاسی جماعتوں کے پلیٹ فارم سے کھڑے ہونے کی بجائے آزاد امیدوار بننا پسند کریں گے یہ آزاد امیدوار نہ کسی ضابطہ کے پابند ہوں گے نا ہی کسی منشور و دستور کے ان کا دستور منشور ان کا ذاتی مفاد ہوگا۔

قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا یہ اجلاس اس امر پر پوری طرح متفق ہے کہ حکومت نے اچانک بلدیاتی انتخابات کا فیصلہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کیا ہے۔ در پردہ حکومت ان عناصر کو پھر یکجا اکٹھا کرکے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے استعمال کرنا چاہتی ہے اور یہ وہ عناصر ہیں جو ہر دور میں غیر جمہوری حکومتوں کے لیے ڈھال کا کام دیتے رہے ہیں۔

اس اجلاس کی متفقہ رائے ہے کہ حکومت نے بلدیاتی انتخاب کی تیاری کرکے ان سرمایہ داروں اور سیاسی مسافروں کو ایک دفعہ پھر موقع دیا ہے کہ وہ اکٹھے ہو کر عوام دشمن کارروائیوں میں مشغول ہو جائیں۔ سابق سزا یافتہ اور جرائم پیشہ ان لوگوں کو حکومت کی بھی سرپرستی حاصل ہے۔ اگر دیہاتی علاقوں میں ان کا عمل دخل شروع ہو گیا تو ملک کی دیہی آبادی اور غریب کسانوں کو گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اس لیے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وقت مقررہ پر جنرل الیکشن کرائے جائیں تاکہ عوام دشمن طاقتوں کیخلاف بھرپور انداز میں مقابلہ کیا جا سکے۔

(۲)

یہ اجلاس صوبہ پنجاب میں سیم کی تباہ کاریوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے جس سے روزانہ سینکڑوں ایکڑ اراضی تباہ ہو رہی ہے اور ملکی معیشت پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے حکومت ان کو روکنے کے لیے بلند بانگ دعوے تو کرتی ہے لیکن اس سلسلہ میں کوئی مؤثر اقدامات نہیں کئے جا رہے۔ یہ اجلاس گورنر پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیم کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لیے ہنگامی طور پر مؤثر اقدامات کئے جائیں عوام اس مسئلہ پر حکومت کی سرد مہری پر سخت پریشان ہیں۔

(۳)

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری اراضی جو بے مالک کسانوں نے محنت مشاقہ سے آباد کی ہیں ان کو گہری سازش کے تحت ریٹائرڈ افسروں اور ریٹائرڈ فوجی افسروں کو دینے کے پروگرام بنائے جا رہے ہیں بے مالک کسانوں نے سالہا سال زر کثیر صرف کرکے ان بنجر اراضی کو آباد کیا ان کو وہاں سے بے دخل کرنا حق و انصاف کے منافی ہے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی تمام اراضی کے حقوق مالکانہ زمینوں کو آباد کرنے والے افراد کو دیئے جائیں۔ صوبہ پنجاب میں مزارعین کی بے دخلیاں کی جا رہی ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مزارعین کی بے دخلیاں بند کی جائیں نیز یہ اجلاس مزدور اور محنت کشوں کی گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ مزدوروں کے مطالبات اور خاص طور پر کراچی شپ یارڈ کے گرفتار شدہ رہنماؤں کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور کراچی شپ یارڈ کے مزدوروں کے مطالبات تسلیم کئے جائیں۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب نرسنگ اسٹاف یونین اور بینکنگ یونین کے مطالبات بھی منظور کئے جائیں۔

(۴)

رجسٹریشن سے متعلق ریزولیشن

یہ اجلاس سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کے حالیہ آرڈیننس کو مسترد کرتا ہے اور اس آرڈیننس کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس آرڈیننس کو فوراً واپس لیا جائے۔ حکومت جمہوری اقدار کو فروغ دینے کی بجائے ایسے اقدامات کر رہی ہے جن سے جمہوری عمل مکمل طور پر ختم کیا جا رہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے حربے استعمال کرنے سے ملک و قوم تو کیا خود ان کا بھی بھلا نہیں ہوگا۔

(۵)

یہ اجلاس اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ موجودہ حکومت نے چند تعزیراتی قانون

نافذ کر کے انہیں مکمل طور پر معرض التواء میں ڈال دیا ہے اور آج تک کہیں بھی ان قوانین پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ بلکہ ملک میں تین قسم کے قوانین بیک وقت رائج کر کے اسلامی قوانین کی بالواسطہ توہین کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس سے قوم میں مایوسی بڑھتی جا رہی ہے اور لادینی عناصر کو اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کی چھوٹ مل گئی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی قوانین مکمل طور پر نافذ کئے جائیں اور اس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ نیز دیگر غیر اسلامی قوانین منسوخ کئے جائیں۔

(۶)

یہ اجلاس ملک میں روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ مہنگائی کا دیو غریب عوام کی زندگی کو مشکل بنائے ہوئے ہے۔ قوتِ خرید جواب دے چکی ہے۔ عوام کی زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی ہے۔ نوکر شاہی اور استحصال پسند طبقہ من مانیاں کر رہا ہے کہ حکومت اس صورتحال کی طرف فوری توجہ دے اور مہنگائی کے انسداد کے لیے مؤثر اقدامات کرے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ

(۷)

عام انتخابات اپنے وعدہ کے مطابق ۱۶ نومبر کو کرا کے منتخب نمائندوں کے حوالے کیا جائے اور ایسا کوئی تاخیری حربہ استعمال نہ کیا جائے جس سے انتخابات کے التواء کو تقویت ملے یہ اجلاس ملک اور قوم کی فلاح و بہبود اس میں سمجھتا ہے کہ انتخابات صحیح وقت پر ہوں اور فوج ملک کے دفاع کی خدمت سرانجام دے۔

(۸)

یہ اجلاس مولانا غلام مرشد اور مولانا شریف اللہ خان سواتی مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد حسن لدھیانوی، حافظ محمد نواز اور جھنگ کے حاجی ملک علی محمد اور دیگر افراد کی وفات حسرتِ آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی دینی و قومی خدمات کو سراہتے ہوئے خداوندِ قدوس کی بارگاہ میں مرحومین کے لیے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان علماء کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(۹)

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کا یہ اجلاس سود کی لعنت کو پورے ملک سے ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے خاص طور پر زرعی ترقیاتی بنک میں دیئے جانے والے قرضہ جات پر سود مرکب وصول کرنے کی صورت میں زمیندار کو برداشت کئے ہوئے قرضہ سے کم از کم تین گنا رقم ادا کرنی پڑتی ہے لہٰذا سود مرکب قانون کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔

یہ اجلاس کوآپریٹو سوسائٹیز خواہ قرضہ کی ہوں یا فارمنگ کی فوری طور پر تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ سوسائٹیوں میں صرف ایک رکنی سوسائٹیاں ہیں جس سے غریب عوام اور کاشتکاروں کا وسیع پیمانے پر استحصال کیا جا رہا ہے۔ نیز ان سوسائٹیوں کی رجسٹریشن منسوخ کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

نیز یہ اجلاس سرکاری افسران کے رویہ کی پرزور مذمت کرتا ہے جنہوں نے کل "نظام شریعت کانفرنس" کے انعقاد کی اجازت نہیں دی۔

عہدیداران پنجاب جمعیۃ

امیر : حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور
نائب امیر اول : مولانا غلام ربانی صاحب رحیم یار خاں
نائب امیر دوم : مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
نائب امیر سوم : مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی اوکاڑہ
نائب امیر چہارم : مولانا عزیز الرحمٰن صاحب انوری فیصل آباد
ناظم عمومی : قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان
ناظم اول : مولانا محمد لقمان صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ
ناظم دوم : مولانا محمد یوسف صاحب بہاولنگر
ناظم سوم : مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی مری
ناظم چہارم : میاں محمد عارف صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ
سالار : احمد سعید لدھیانوی فیصل آباد
خزانچی : عبدالحمید بٹ لاہور
خواجہ افضل حق ملتان

بقیہ :- پریس کانفرنس

وقت پر کرائے اور اس کے فوراً بعد اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کے سپرد کر دے۔

جنرل صاحب نے ایٹمی ٹیکنالوجی اور عام انتخابات کو شاید ایک دوسرے کی ضد خیال کیا ہوا ہے کہ انہوں نے کہا کہ دونوں میں سے کونسی چیز اہم ہے جبکہ نزدیک دونوں چیزوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی ضد ہیں کہ ایک کے حصول کی خاطر لازماً دوسری چیزوں کو ترک کرنا ہوگا۔

بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ایٹمی ٹیکنالوجی کے منصوبے کو ایک عبوری اور فوجی حکومت کی بجائے ایک منتخب حکومت زیادہ اعتماد کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچا سکتی ہے۔

بعض معروض حالات کی وجہ سے بسا اوقات ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں حکومت نے بالخصوص ہماری جماعت کو اپنی ناوک افگنیوں کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ اور حکومت ہر سطح پر ہم سے مقابلہ کی فضا پیدا کر کے میدان صاف کرنا چاہتی ہے اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے پاکستان کی سطح پر لاہور میں نظام شریعت کانفرنس کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جس کے لیے ملک بھر میں تیاریاں ہو رہی تھیں۔ تین ستمبر کو لاہور ڈی سی آفس میں درخواست دی گئی مگر تاحال ٹال مٹول اور لیت و لعل کی پالیسی سے کام لے کر دانستہ طور پر اس عظیم الشان کانفرنس کو جس میں ملک کے طول و عرض سے لاکھوں افراد نے شرکت کرنا تھی حکومت نے ناکام بنا دیا۔

جبکہ دوسری جماعتیں خالص فرقہ وارانہ بنیادوں پر مختلف مقامات پر کانفرنسیں منعقد کر چکی ہیں اور جن کے لیے حکومت نے سرکاری سطح پر سہولتیں بھی فراہم کی ہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت جانبداری سے کام لیتے ہوئے فرقہ وارانہ تصادم چاہتی ہے۔

مگر ہم نے تنبیہ کیا ہے کہ ہم تصادم اور ٹکراؤ کی پالیسی سے گریز کریں گے اور کسی بھی بہانے حکومت کو

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم عمومی قاری نور الحق قریشی کی پریس کانفرنس

ایٹمی ٹیکنالوجی اور عام انتخابات ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں

حکومت جانبداری سے کام لے کر فرقہ وارانہ تصادم چاہتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب اپنے ماضی کی درخشندہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آئندہ تین سال کی مدت میں اسلامی نظام کے عدل کے قیام، ملکی استحکام مزدوروں اور کسانوں کے مسائل حل کرانے میں بھرپور کردار ادا کرے گی اس طرح صوبہ پنجاب کے عوام جن مسائل سے دوچار ہیں انہیں بھی حل کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

علاوہ ازیں صوبہ بھر میں ہزاروں مساجد اور مدارس کے تقدس واحترام اور وقار کو بحال رکھے گی۔ اور ایسے حالات پیدا نہیں ہونے دے گی۔ جس سے امن وامان کا سلسلہ پیدا ہو جائے اور لوگ غنڈہ عناصر کی سرگرمیوں کی وجہ سے دین ہی سے بیزار ہو جائیں چنانچہ پنجاب جمعیۃ اس بارے میں مختلف الخیال جماعتوں سے رابطہ قائم کرکے ایک جامع لائحہ عمل مرتب کرے گی جس پر سنجیدگی کے ساتھ عملدرآمد کیا جائے گا۔ فرقہ بازی کی موجودہ فضا میں ملوث نوکر شاہی کے افسران کو بے نقاب کیا جائے گا۔ تاکہ حکومت اور عوام ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھ سکیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب صوبے میں سیاسی محاذ پر قومی اتحاد کو فعال اور متحرک بنانے میں بھرپور کردار ادا کرے گی۔ تاکہ سیاسی فضا کو انتشار اور افتراق سے بچا کر ملک کی سلامتی وبقا میں اپنا کردار ادا کر سکے۔ جمعیۃ کے لاکھوں کارکن اپنے اکابر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام اور قومی اتحاد نے بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود اگر صوبے میں جمعیۃ کے کسی رکن نے بالواسطہ یا بلاواسطہ ان انتخابات میں حصہ لیا تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ جس کا باقاعدہ اخبارات میں اعلان کیا جاوے گا ہم دورخی پالیسی پر عمل پیرا نہیں ہوں گے ہم قومی اتحاد سے وابستہ دوسری جماعتوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ دوعملی کو خیرآباد کہہ کر دیانتداری سے پاکستان قومی اتحاد کے فیصلوں کی پابندی کریں۔ البتہ پنجاب بھر میں عام انتخابات میں موزوں امیدواروں کے سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام نے صوبائی سطح پر جائزہ کمیٹیاں پہلے قائم کی ہوئی ہیں اور اب اضلاع کے عہدہ داروں کو ہدایات بھیج دی ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کا تفصیلی سروے کرکے مفصل رپورٹ ۵ اکتوبر تک صوبائی دفتر چوک رنگ محل لاہور بھیج دیں تاکہ ان رپورٹوں کی صورت میں قومی وصوبائی اسمبلی کے امیدواروں کے انتخاب میں سہولت پیدا ہو سکے اسی طرح صوبہ بھر کی تمام شاخوں کو ہدایات بھیج دی گئی ہیں۔ کہ وہ آئندہ عام انتخابات میں حصہ لینے کے لیے بھرپور تیاریوں میں مصروف ہو جائیں ہمیں امید ہے کہ حکومت قومی اتحاد کی طرف سے پیش کردہ وہ تجاویز جو سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن اور متناسب نمائندگی کے بارے میں ہیں کو منظور کرلے گی اور اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنائے گی۔ جمعیۃ علماء اسلام اپنے جمہوری مزاج کی وجہ سے کبھی عام انتخابات سے نہ گھبرائی ہے اور اسے نہ کسی قسم کا خطرہ لاحق ہے جمعیۃ نے بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ اسی پس منظر میں کیا ہے کہ حکومت ان اداروں کو اپنے درپردہ مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہتی ہے۔

بلدیاتی انتخابات کی افادیت اپنی جگہ، مگر اس سے انتقال اقتدار کا عمل رونما نہیں ہوتا۔ پھر یہ انتخابات جن کا تعلق صوبائی امور سے ہے۔ مرکزی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے اب بھی جنرل ضیاء الحق کی حکومت اگر سیاسی فضا کے تکدر کو ختم کرکے شکوک وشبہات کو ختم کرنا چاہتی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ بلدیاتی انتخابات کو موخر کر دے اس طرح تمام سیاسی جماعتوں میں اعتماد کی بحالی کے ساتھ انتخابات کے لیے خوشگوار فضا پیدا ہو جائے گی اور انتقال اقتدار کا مرحلہ بخیر وخوبی ختم ہو جائے گا۔

ہم شرح صدر کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ حکومت بین الاقوامی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور پاکستان کی سرحدوں پر ہونے والے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے عام انتخابات مقررہ

باقی صفحہ ۹ پر

اسلام میں حُسن نیّت کی اہمیّت

حضرت امیر شریعت مولانا سیدنا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہٗ حسن نیت کی اہمیّت کی وضاحت کے لیے ایک بہترین مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص مسجد کے قریب میں گدھا، گھوڑا باندھنے کے لیے قِلعہ لگاتا ہے تاکہ سوار کو نماز ادا کرنے میں آسانی ہو اور پھر ایک آدمی اس قِلعہ کو اکھاڑ پھینکتا ہے بایں ارادہ کہ کوئی ٹھوکر کھاکر گِر نہ جائے تو حُسن نیت کی وجہ سے دونوں عند اللہ ثواب اور اجر کے مستحق ہیں ہاں اگر کوئی قِلعہ لگاتے ہوئے یہ ارادہ کئے ہوئے ہے ۔ کہ اس سے کوئی ٹھوکر کھاکر گر جائے اور دوسرا شخص اس کو اس لیے اکھاڑ پھینکتا ہے تاکہ کوئی نمازی آدمی گدھا یا گھوڑا وغیرہ باندھ کر نماز نہ ادا کر سکے تو عند اللہ دونوں مجرم ہیں حالانکہ فعل دونوں کا برابر ہے مگر اعمال کو نیت کے تابع بنایا گیا ہے اس لیے احادیث کی کتابوں میں سب سے پہلے جس حدیث کو درج کیا جاتا ہے وہ ہے انما الاعمال بالنیّات چونکہ نیت کو اسلام میں بہت اہمیت ہے اس لیے بزرگوں کا قول ہے کہ گھر کا روشندان بھی اس نیت سے لگوایا جائے کہ اس سے آذان کی آواز جلد سُنی جائے گی پھر ہوا اور روشنی وغیرہ اس کے تابع خود بخود حاصل رہیں گی ہمارے علاقہ کے ایک رئیس کبیر جناب حاجی اللہ دتہ صاحبؒ سے عارف باللہ حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری نور اللہ مرقدہٗ جو سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت شیخ الاسلام مولانا الشیخ مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم کے مرشد تھے نے دریافت فرمایا کہ منشی صاحب کیسے آنا ہوا تو حاجی صاحب ممدوحؒ جو اس وقت موضع دین پور کے پٹواری تھے نے جواب دیا کہ حضرتؒ میں زمین کی گرداوری کے لیے آیا تھا اور پھر میں نے خیال کیا کہ جمعہ بھی پڑھتا جاؤں حضرت عارف باللہؒ نے فرمایا منشی صاحب بات یوں نہیں ہے آپ آئے تھے جمعہ پڑھنے کے لیے پھر خیال آیا ہوگا کہ گرداوری بھی کرتا جاؤں تو حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے تھے کہ میرے پاؤں سے زمین نکل گئی کہ اللہ اکبر مرشد کی نیّت اور ارادہ کہاں کام کر رہا ہے اور میں کہاں بھٹک رہا ہوں فوراً استعفےٰ دیا پٹوار گیری پر چار حرف بھیجے اور حضرت عارف باللہ دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں اپنا نام لکھوایا پھر زندگی بھر تہجد بھی قضا نہیں ہوئی تعلیم القرآن اور عربیہ مدارس قائم کئے اور صرف عارف باللہ کے ایک نقطہ سے لائن تبدیل ہوگئی اس لیے حُسن نیت اگر آدمی کے مقدر میں ہو تو بالکل عمل قلیل سے بھی اس کی گاڑی صحیح سمت کی طرف رواں رہے گی اور اگر نیت میں خرابی پیدا ہوگئی تو عمل کثیر بلکہ صائم الدہر قائم اللیل بن کر بھی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ناممکن ہے اس لیے آج کی مجلس میں احقر راقم عفاء اللہ عنہ قدرے تفصیل سے حُسن نیت کی اہمیّت کو واضح کرنا چاہتا ہے ۔

غور فرمائیے بچے مدرسوں میں اس غرض سے داخل کیے جاتے ہیں تاکہ وہ تعلیم حاصل کریں اور اپنی آنے والی زندگی بجائے ایک جاہل کی حیثیت سے گزارنے کے وہ ایک تعلیم یافتہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے فرمودات سے واقف اور مہذب انسان بن جائیں لیکن آپ ان لوگوں کو بھی بخوبی جانتے ہوں گے کہ وہ بچوں کو صرف اس لیے اسکول یا مدرسہ میں بھیجتے ہیں کہ گھر میں بچوں کی شرارت سے وہ محفوظ رہ سکیں بلاشبہ مدرسہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے اور یہ فائدہ اس صورت میں بھی ملتا ہے جبکہ آپ کی نیت صحیح ہو اور اپنے بچے کو تعلیم ہی کی غرض سے مدرسہ میں بھیجا ہو۔ نماز کو لیجئے نماز کے بے شمار روحانی اور اخلاقی فائدے بھی ہیں پھر یہ نماز اللہ تعہ سے قریب ہونے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اللہ تعہ کے حکم کی تعمیل ہے بندے کی طرف سے بندگی اور شکر کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے لیکن اس سے یہ فائدہ بھی ضرور ہی حاصل ہوتا ہے کہ آدمی میں وقت کی پابندی کی عادت پڑ جاتی ہے اور وہ صاف ستھرا اور پاک رہنے کا اہتمام کرتا ہے اب آپ اس آدمی کو کیا کہیں گے جو نماز صرف اس نیت اور غرض سے پڑھتا ہو کہ اس کو وقت کی پابندی کی عادت ہو جائے یا اس بہانے وہ صاف پاک اور ستھرا رہ سکے بلاشبہ نماز کا یہ فائدہ تو لازماً ہر آدمی کو حاصل ہے اور یہ فائدہ ان لوگوں کو بھی پہنچتا ہے جو نماز کو نماز کی خاطر یعنی اللہ تعہ کے فرمان کی ادائیگی کی نیت سے ادا کرتے ہیں ۔

اور ان کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب حاصل ہوتا ہے۔

حج کو لیجئے حج ایک بہترین عبادت ہے۔ اللہ تعہ سے محبت اور اس کی تعمیل کا ایک مکمل پروگرام ہے اس کے بے شمار روحانی اور اخلاقی فائدے ہیں ان کے ساتھ ہی اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس موقع پر تمام دنیا کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور انہیں یہ موقع ملتا ہے کہ وہ مل جل کر امت مسلمہ کے مسائل پر غور و فکر کریں اور دین کی سربلندی کے لیے کچھ سوچیں لیکن اگر کوئی شخص حج صرف اس مقصد کے لیے کرے اور اس کے دل میں اللہ تعہ کی محبت کا جوش ہو اور نہ ہی فرض کی ادائیگی کا شوق ہو تو ظاہر ہے اس کا حج کرنا بالکل مفید نہ ہوگا البتہ وہ لوگ جو حج کو صحیح نیت اور صحیح جذبہ کے ساتھ ادا کریں گے وہ حج کے اس فائدے سے بھی محروم نہ رہیں گے کہ حج تمام دنیا کے مسلمانوں کی کانفرنس کے لیے ایک اچھا موقع ہے یہی حال زکوٰۃ کا بھی ہے کہ زکوٰۃ ایک عبادت ہے اسلام کا رکن ہے اللہ تعہ کی طرف سے عائد کیا ہوا ایک فریضہ ہے نفس کی پاکیزگی کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے اس سے دل کی بے شمار بیماریاں مثلاً حرص خود غرضی۔ مال کی محبت وغیرہ دور ہو جاتی ہے بندہ اپنے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے اور رب غفور کی نعمتوں کا عملی شکریہ ادا کر کے اس کی بے شمار رحمتوں کا حقدار ہوتا ہے لیکن ان فائدوں کے ساتھ ہی ساتھ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ اسلامی نظام حکومت میں عوام کی فلاح و بہبود اور ان کی معاشی امداد کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح اہم ہے اسلامی نظام میں زکوٰۃ سے وہ تمام معاشی مسئلے حل ہوتے ہیں جن سے آج دنیا پریشان ہے اور جن کو حاصل کرنے کے لیے وہ خدا — مذہب اور اخلاق سے بیزار ہو کر بالکل غیر فطری طریقے اختیار کر رہی ہے حتیٰ کہ سوشلزم جیسے خطرناک اور مکر و فریب پر مبنی معاشی پروگرام کے دھوکے کا شکار ہو رہی ہے جبکہ عملی تجربہ نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ ان ازموں نے غریبوں کے مسائل سلجھانے کی بجائے الٹا الجھا کر رکھ دیئے ہیں مگر ہم شاید مومن ہی نہیں کہ حجر واحد سے یعنی ایک سوراخ سے کئی بار ڈسے جانے کے باوجود پھر اسی سوراخ میں انگلی ڈالی ہوئی ہے خدا ہی بچائے آمین ہاں تو عرض یہ ہے کہ صورتحال اگر صرف اس حد تک ہو کہ اپنے بچوں کو مدرسہ بھیجنے والوں میں کچھ لوگوں کا نقطہ نظر غلط ہو اور ان کے سامنے تعلیم کے بدلے بچوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنا ہی اہم ہو گیا ہو یا کچھ نمازی ایسے ہوں کہ وہ اپنی بدنصیبی سے نماز صرف پابندی اوقات اور صفائی ستھرائی کا ہی فائدہ حاصل کرنے کو کافی سمجھتے ہوں یا کچھ حج کو جانے والے اسے محض ایک کانفرنس سمجھ کر اس کی پابندی کر رہے ہوں تو بلاشبہ یہ ایک بڑی بدنصیبی ہوگی اس لیے کہ اسلام میں حسن نیت کو ہی اہمیت حاصل ہے اور نیت کے بدل جانے سے بڑی سے بڑی اسلامی عبادات بھی مقبول و مبرور ہونے سے تہی دامن ہو جاتی ہیں اور بعینہ ایسے ہی لوگوں کی حد تک یہ بھی ایک بڑی محرومی ہوگی لیکن اس کے باوجود تعلیم کا نظام چلتا رہے گا نمازوں کا اہتمام بھی باقی رہے گا اور حج و زکوٰۃ کا فریضہ بھی ادا ہوتا رہے گا لیکن اگر بدقسمتی سے کبھی صورتحال یہ بن جائے کہ اکثر لوگوں کے دلوں میں یہ بالکل ادنیٰ مقاصد ایسا گھر کر لیں کہ ان کے پیش نظر کچھ ایسے ادارے قائم ہونے لگیں جو بچوں کو تعلیم تو نہ دیتے ہوں لیکن انہیں گھروں پر شرارت کرنے کے لیے بھی نہ چھوڑتے ہوں اور تعلیم کے بدلے وہ انہیں جرائم پیشہ بنانے لگیں اور والدین جن کے سامنے مقصد صرف یہ تھا کہ بچے گھروں پر پریشان نہ کریں اپنے بچوں کو یہ سمجھ کر ان کے حوالے کرتے رہیں کہ بہرحال گھر والے بچوں کے تنگ کرنے سے تو محفوظ رہتے ہی ہیں یا لوگوں میں پابندی وقت ڈالنے اور صفائی ستھرائی کرنے کا شوق اتنا بڑھ جائے کہ کچھ لوگ ان کی اس خواہش کو دیکھ کر ان کے لیے ایک قومی پریڈ کی تنظیم کا کوئی پروگرام رکھ دیں اور وہ بھی اسے اس لیے قبول کر لیں کہ اس سے وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے جو انہوں نے نماز کے سلسلے میں اپنے سامنے رکھا تھا اسی طرح دنیا کے مسلمان کسی جگہ ایک بہت بڑی کانفرنس کا انتظام کر لیں چاہے وہاں بیٹھ کر وہ کیسے ہی بے دینی کے پروگرام کیوں نہ بنائیں اور کوئی شخص اس کو اس لیے پسند کرے کہ بہرحال مسلمانوں کے مل بیٹھنے کا مقصد تو حاصل ہو ہی گیا تو آپ ان صورتوں کو کیسی بدنصیبی خیال کریں گے اور تقریباً یہی کہیں گے کہ جو لوگ اس طرح سوچ رہے ہیں وہ بالکل ایک بڑی حماقت میں مبتلا ہیں بلکہ تباہی کی طرف جا رہے ہیں ان باتوں سے یہ بات اب بہت اچھی طرح آپ کے ذہن میں بیٹھ چکی ہوگی کہ ہر کام کے لیے اچھے ارادے اور حسن نیت کی ضرورت ہے ہاں اگرچہ فی نفسہ کچھ ذیلی فائدے ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں کہ آدمی ان ذیلی فائدوں کو اصل مقصود بنا لے ایسا کرنے سے اس کے سوچنے کا انداز بدل جاتا ہے اس کا نقطہ نظر غلط ہو جاتا ہے اور اس کے کاموں کا رخ ٹھیک نہیں رہتا اس لیے حضرت امیر شریعت قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا دماغ تو غلطی کر سکتا ہے میرے دل نے کبھی غلطی نہیں کی کیونکہ نیت کا تعلق دل سے ہوا کرتا ہے اس لیے درست اور حسن نیت کے ساتھ اگر دماغی اور فکری غلطی ہو جائے تو وہ قابل مواخذہ نہیں جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ مجتہد اگر صحیح راہ پر گامزن رہے تو اسے دو نیکیاں ملتی ہیں اور اگر وہ غلطی کر جائے تب بھی اس کو ایک نیکی ضرور ملتی ہے علامہ محمد اقبال مرحوم کا فرمان بھی اس نظریے کا ترجمان ہے کہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

اب موضوع کی مناسبت سے احقر معاشی مسائل سے متعلق غیر اسلامی ازموں اور اسلامی نظام کا مختصر سا تجزیہ بھی عرض کئے دیتا ہے۔

قارئین حضرات! مندرجہ بالا اصولوں کو ذہن نشین رکھ کر مسئلہ زکوٰۃ پر بھی غور و فکر فرمائیے کہ زکوٰۃ کا ایک ذیلی اور ضمنی فائدہ

یہ بھی ہے کہ اگر ایک نظام کے تحت اس فریضہ کی ادائیگی کا صحیح اہتمام کیا جائے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ نظام ان اصولوں اور ضابطوں کی پابندی بھی کرے جو زندگی کے دوسرے شعبوں کے متعلق متعین کئے گئے ہیں مثلاً وراثت کا قانون خرید و فروخت کے ضابطے اور سود سٹہ جوا اور شراب وغیرہ کے متعلق احکامات وغیرہ تو یقیناً وہاں وہ معاشی مسائل اور الجھنیں پیدا نہ ہونگی جو سرمایہ دارانہ نظام کی پیداوار ہیں اور جن کے حل کے لیے اشتراکیت وغیرہ کا فلسفہ پیش کیا جاتا ہے لیکن اب صورتحال کیا ہے؟ لوگوں کی نظروں میں معاشی مسائل اور اقتصادی الجھنوں کی اہمیت اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ وہ ہر قیمت پر ان کا حل چاہتے ہیں اب ایک شخص آگے بڑھ کر (مکر و فریب سے) ان مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور صاف صاف بتاتا ہے کہ اس حل کی کامیابی صرف اس پر ہے کہ العیاذ باللہ انسان خدا کے عقیدے سے ذہن کو خالی کرے یا کم از کم اس کی ہدایات اور اس کے عذاب و ثواب کا تصور دل سے نکالے اس صورت میں میرا پیش کیا ہوا حل قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ تو کامیابی آپ کا مقدر بن جائے گی اور آپکے تمام معاشی مسائل اور تمام اقتصادی الجھنیں حل ہو جائیں گی بس پھر ہر طرف چین ہی چین اور امن ہی امن قائم ہو جائے گا۔ سب لوگوں کو اس طرح بھرپور غذا ملے گی انہیں لباس، مکان، علاج اور تعلیم کے سلسلے میں کوئی پریشانی نہ ہوگی لوگ اس کی باتیں بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں اور اس کا پیش کردہ حل قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں انہیں یہ خیال تک نہیں آتا کہ اس نظریہ کو قبول کرنے کے لیے انہیں کیا کچھ چھوڑنا پڑ رہا ہے اس کو تفصیل سے پیش کرنے کی ضرورت نہیں

* اس لیے کہ ہمارے سیدھے سادے عوام بھٹو آوے ای آوے کے نعرے لگا کر اور بھٹو جیوے ای جیوے کا مظاہرہ کر کے دیکھ چکے ہیں کہ اس عنصر میں ان کو تھیلے سے بلی باہر آجانے کے بعد کیا ملا ہے؟ اور کتنے غریب عوام کو روٹی کپڑا اور مکان نصیب ہوا ہے؟ حقائق کی عینک لگا کر اگر دیکھا جائے تو بھٹو دور میں جتنی مشکلات غریب عوام کو برداشت کرنی پڑی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی مگر اب بھی عوام اسی طرح بڑی سادگی سے اسی عطار کے لونڈے سے دوا کے طلبگار نظر آ رہے ہیں یہ صورتحال اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ ان کے سامنے اصل اہمیت معاشی مسئلوں کی ہو گئی ہے اور ان کے ذہنوں سے ان تمام چیزوں کی اہمیت نکل گئی ہے جو اصلاً زکوٰۃ سے حاصل ہوتی ہیں۔ اسلامی احکامات۔ اعمال اور عبادات کی خصوصیت یہ ہے کہ ان سب کا اصل مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے آخرت کی زندگی میں کامیابی اور اس ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لیے سرمایہ جمع کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے تمام دنیاوی مسائل کا بھی بہترین حل اسی میں ہے ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے سوچنے کے انداز کو درست رکھیں ہماری نظریں اصل مقصود پر بھی رہیں اور ہم یہ یقین بھی رکھیں کہ اسی کے نتیجہ میں ہمارے وہ مسائل بھی حل ہوں گے جو ہمیں دنیاوی معاملات میں پیش آیا کرتے ہیں لیکن اگر ہمارے سوچنے کا انداز بدل جائے گا اور ہم محض غیر اسلامی ازموں کی طرح دنیاوی فوائد کو اپنا اصل مقصود بنا لیں گے اور انکی خاطر اللہ تعالیٰ کے فرائض اور اس کے احکامات کی پابندی اختیار کریں گے تو ہمارے لیے پھر ہر آن اس بات کا خطرہ ہے کہ ہمارے نقطۂ نظر کی یہ غلطی یا نیت کا فتور اور ارادے کی خرابی ہمیں کسی وقت بھی صحیح راستے سے ہٹا کر بالکل غلط سمت میں لے جائے گی اس لیے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کی کسوٹی قرآن و حدیث کے فرمودات کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل اور نصب العین بنائے اور صرف خوش کن نعروں اور بہ باطن ان زہریلے سانپوں سے بچنے کی کوشش کیجئے جن کے پس منظر میں آپ کو ایک بار پھر پچھتانا پڑے گا خدارا اچھی سوچئے اچھی نیت اور اچھے ارادے سے لوگوں کو سامنے لائیے ورنہ بقول اقبال مرحوم ؎

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت، برسا مینہ تو پھر کس کام کا

آزمائے ہوئے لوگوں کو پھر ہرگز نہ آزمائیے ویسے تو وہ آپ کے ساتھ وعدہ کریں گے کہ ہم پہاڑ کو رائی بنا سکتے ہیں اور رائی کو پہاڑ مگر ان کے دھوکے میں اب کوئی عقل سے محروم ہی آئے گا

تحریر: ــــــ شبیر حسن انچارج شعبہ زراعت و محنت ضلع ملتان

پٹ سن کی کاشت اور محکمہ زراعت کی بے حسی

ہمارے ملک کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے۔ اور اس پر جتنی توجہ دی جائے وہ کم ہے بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جہاں ہم اور مسائل سے دوچار ہیں وہاں پٹ سن کی حصول یابی کے لیے بھی ہمیں گوناگوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمارے ملک میں دو فصلیں کپاس اور چاول ایسی ہیں جن سے ہم زرمبادلہ کما سکتے ہیں کچھ عرصہ سے موسم کی تبدیلی اور بارشوں کی بہتات کی وجہ سے ہماری کپاس کی فصل متاثر ہو رہی ہے۔ لامحالہ زرِمبادلہ پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کسی اور فصل کی طرف بھی توجہ دیں۔ ہمارے ملک میں ایک عرصہ سے پٹ سن کی کاشت پر توجہ دی جا رہی ہے لیکن ہمیں افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ نہ صرف حکومت بلکہ محکمہ زراعت نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں عموماً دس پندرہ ہزار ایکڑ پر پٹ سن کاشت ہو رہی ہے۔ اس فصل کی کاشت کے بعد ربیع میں گندم کی کاشت شروع ہو جاتی ہے۔ گویا کہ دریائی علاقوں میں یہ متبادل فصل شمار ہوتی ہے جوٹ کی اوسط آمد تقریباً پندرہ بیس من فی ایکڑ کے حساب سے ہوتی ہے پاکستان میں کاشت شدہ پٹ سن کی کوالٹی درآمدی پٹ سن سے کہیں بہتر ہے اس کا قد تقریباً ۱۵ فٹ اور ریشہ لمبا ہوتا ہے اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے یہ ہر قسم کی بیماری سے آزاد ہوتی ہے اور موسمی تبدیلی سے بھی متاثر نہیں ہوتی۔ اگر حکومت اس فصل کی طرف فوری توجہ دے تو اس سے کروڑوں روپے کا زرمبادلہ حاصل ہو سکتا ہے۔ حکومت جہاں تمباکو، دیگر فصلات کاشت کرنے کے لیے لاکھوں روپے بلا سود قرضے کی مراعات دے رہی ہے وہاں مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان فیصل آباد، جڑاں والہ، ساہی وال، بنوں، اور ملتان ایسے علاقوں میں گورنمنٹ پٹ سن کی ترقی و ترویج کے لیے خصوصی پراجیکٹ قائم کرے۔ جہاں تک پٹ سن کے نرخوں کا تعلق ہے۔ اس کا نرخ ایک سو یا ایک سو پچاس روپے فی من کے حساب سے دیا جا رہا ہے۔ پٹ سن کی کوالٹی کا فیصلہ ایک ملی بھگت کے تحت مل مالکان کر دیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ گورنمنٹ ایک سہ فریقی ادارہ تشکیل کرے جس میں پٹ سن کے کاشتکار، مل اونرز اور گورنمنٹ کے دیانتدار افسر شامل ہوں تاکہ پٹ سن کی کوالٹی کا فیصلہ یہ سہ فریقی ادارہ کر سکے اور اس کے علاوہ پٹ سن کی کاشت کو اور بہتر بنانے کے لیے کاشتکاروں کے وفود ان ممالک میں بھیجے جائیں جہاں پٹ سن کاشت ہوتی ہو۔ حکومت تقریباً زرمبادلہ پر ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ کر رہی ہے ہم وثوق و دیانتداری اور خلوص سے یہ کہہ سکتے ہیں یا کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر حکومت پٹ سن کی کاشت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے اور اس کی ترقی و ترویج کے لیے بھرپور قدم اٹھائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ملک کے بیشتر دریائی سیلابی علاقوں میں پٹ سن کی زیادہ سے زیادہ کاشت نہ ہو گورنمنٹ کے مطلوبہ اقدامات کی وجہ سے جو ہم کروڑوں روپے پٹ سن درآمد کرنے پر خرچ کرتے ہیں اس سے ہمیں نجات مل سکتی ہے بلکہ ہم پٹ سن برآمد کرنے کے قابل بھی ہو سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پٹ سن کی کاشت سے متعلق ایک تحقیقاتی ادارہ ٹیم مقرر کی جائے۔ جو پٹ سن کے زیرِ کاشت علاقوں کا سروے کرے کہ کہاں کہاں مزید پٹ سن کی کاشت ہو سکتی ہے اس سروے ٹیم کے سپرد یہ کام کیا جائے کہ وہ پٹ سن کاشت کرنے والوں کے جملہ مسائل معلوم کر سکیں۔ تاکہ گورنمنٹ ان کے مسائل کا احسن طریقہ سے ازالہ کر سکے ہم نہایت وثوق سے اور مختلف پٹ سن کاشت کرنے والوں سے ملنے کے بعد یہ چند سطور حکومت کی آگاہی کے لیے تحریر کر رہے ہیں۔

ہم ڈاکٹر عبدالغفور بھٹی سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس اہم معاملہ پر فوری توجہ دیں تاکہ ملک لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے زرمبادلہ خرچ کرنے سے نجات پا سکے کیونکہ اس میں حکومت اور عوام دونوں کی بہتری ہے۔

خدا کرے ہماری یہ چند سطور متعلقہ افسران کو غور کرنے پر مجبور کر دیں اور غریب کاشتکار مل اونرز کی لوٹ کھسوٹ سے بچ جائیں۔

رپورٹنگ ——— قمر ہاشمی

نظام شریعت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہ دے کر حکومت نے لادین قوتوں کی ہمنوائی کی ہے۔

جمعیۃ کے کارکن اپنی تمام تر توانائیاں خدا کے دین کی سربلندی کیلئے استعمال کریں

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی کا حکومت سے شدید احتجاج

امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ نے اپنے ایک بیان میں نظام شریعت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہ دینے پر حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے انہوں نے کہا حکومت کو حالات کی نزاکت کا احساس کرنا چاہیے تھا اور ملک کے طول عرض سے نظام شریعت کانفرنس میں شرکت کی تیاریاں کرنے والے لاکھوں مسلمانوں کے دل مجروح کرتے ہوئے غور و فکر اور سوچ سمجھ سے کام لینا چاہیے تھا۔

انہوں نے کہا یہ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ اس سے قبل حکومت نے ایسی کانفرنسوں کے انعقاد کی اجازت دی جو کھلے طور پر فرقہ وارانہ بنیادوں پر کی جا رہی تھیں جن میں مسلمانوں میں باہم نفرت و عصبیت پیدا کر کے دست گریباں ہونے کی تلقین و تبلیغ کی جاتی رہی جن کے پروگرام اور عزائم منفی اور گروہی تھے انہیں سفر تک کی سہولتیں فراہم کی گئیں اور جو لوگ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق اخوت و بھائی چارگی اور متحد و مل بیٹھنے کا درس دیتے ہیں ان پر قدغن اور پابندیاں ہیں۔ حضرت درخواستی نے فرمایا نظام شریعت کانفرنس کا مقصد اور پروگرام اس ملک میں لادینی قوتوں کے عزائم اور ارادوں کا ناکام بنانا اور اسلامی قوتوں کو یکجا کرنے کی کوشش کرنا تھا مگر افسوس کہ حکومت ان عظیم مقاصد کی راہ میں رکاوٹ بنی اور لاکھوں افراد کے دل زخمی کئے۔

مولانا درخواستی نے پرزور احتجاج کرتے ہوئے کہا ہم نہیں چاہتے کہ ملک میں بدامنی اور افراتفری پیدا ہو لیکن حکومت کو بھی مثبت کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا موجودہ حکومت نے اسلام کے دعوے تو بہت کئے ہیں مگر عملی کام بالکل نہیں کیا اور اب دین اسلام کا درد رکھنے والے طبقہ کی حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں لادین عنصر کو کھل کھیلنے کا موقع مل رہا ہے۔

حضرت درخواستی مدظلہ نے فرمایا یہ کتنی حیرت ناک بات ہے کہ جن کاموں میں حکومت کو تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت حاصل ہے اور جس کا مطالبہ عوام و خواص کر رہے ہیں ان کو تو معرض التواء میں ڈالا جا رہا ہے۔ اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے سلسلے میں حکومت لیت و لعل سے کام لے رہی ہے حتیٰ کہ جو کچھ نافذ کیا گیا ہے اس کے عملی نفاذ کی کوشش نہیں کی جا رہی اور جن چیزوں میں اختلافات ہیں سیاسی جماعتیں متفقہ طور پر نہیں چاہتیں کہ ایسا ہو ان کو قوت کے زور پر نافذ کیا جا رہا ہے سیاسی جماعتوں اور عوام کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ ان تمام احکامات کو اپنے اوپر لاگو کریں جنہیں وہ دل سے تسلیم نہیں کرتے اور جنہیں وہ ملک اور قوم سے مذاق تصوّر کرتے ہیں۔

بلدیاتی انتخابات، سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن متناسب نمائندگی جیسے مسائل سیاسی جماعتوں کی مخالفت کے باوجود عملی طور پر نافذ کئے جا رہے ہیں لیکن اسلامی نظام کا نفاذ تمام سیاسی جماعتوں کے مطالبہ کے باوجود اور ملک میں بسنے والے کروڑوں

عوام کی خواہشات کے علی الرغم التوا ہیں ہے حضرت درخواستی نے جمعیتہ علماء اسلام اور قومی اتحاد کے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ان کی کوششیں بار آور ہوں گی اور مایوسیوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے جمعیتہ علماء اسلام کے کارکنوں کو خصوصی ہدایت کی کہ وہ اپنی تمام تر توانائیوں کو خدا کے دین کی سربلندی کے لیے استعمال کریں اور اس میں کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ جمعیتہ کے کارکن اپنے اسلاف کی روایات کو تابندہ رکھیں گے اور اپنی منزل کی طرف یقین و اعتماد کے ساتھ رواں دواں رہیں گے۔

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ نے فرمایا میرے لیے یہ بات ناقابل فہم ہے کہ کیوں ٹال مٹول اور لیت ولعل کی پالیسی سے کام لے کر دانستہ طور پر اس عظیم الشان کانفرنس کو جس میں ملک کے طول وعرض سے لاکھوں افراد نے شرکت کرنا تھی حکومت نے ناکام بنا دیا جبکہ دوسری جماعتیں خالص فرقہ وارانہ بنیادوں پر مختلف مقامات پر کانفرنسیں منعقد کر چکی ہیں اور جن کے لیے حکومت نے سرکاری سطح پر سہولتیں بھی فراہم کیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت جانبداری سے کام لیتے ہوئے فرقہ وارانہ تصادم چاہتی ہے۔

مگر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم تصادم اور ٹکراؤ کی پالیسی سے گریز کریں گے اور کسی بھی بہانے حکومت کو یہ موقع فراہم نہیں ہونے دیں گے کہ عام انتخابات ملتوی ہوں اور ملک پہلے سے زیادہ بحران کا شکار ہو جائے انہوں نے کہا ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے جذبات و احساسات کے مجروح ہونے کو اولیت نہ دیں بلکہ ہر وہ قدم اٹھائیں جس میں ملک و قوم کی بھلائی ہو۔ ہم حکومت سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی مثبت ذمہ داریوں کو ادا کرے گی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ مایوسیوں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے اور محسوس ایسا ہوتا ہے کہ نوکر شاہی در پردہ اپنے منصوبوں کی تکمیل میں مصروف ہے اور وہ نہیں چاہتی کہ اس ملک کے کروڑوں عوام خوشحالی کی زندگی بسر کریں لوٹ کھسوٹ اور استحصال کی یہ تاریک رات چھٹ جائے اور فلاکت و نکبت کی ظلمتوں سے نکل کر قوم عزت و خودداری کی روشنی حاصل کرنے میں کامیاب ہو۔

دعوت نامہ

برائے شرکت اجلاس مجلس عمومی

بحکم حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مرکزی مجلس عمومی کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام کا اجلاس ۹ ذیقعد ۹۹ھ مطابق یکم اکتوبر ۷۹ء بروز پیر بوقت صبح دس بجے بمقام مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

آپ سے پرزور استدعا ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر قیمتی مشوروں سے مستفید فرمائیں۔

ایجنڈا

سہ سالہ انتخابات

سابقہ کارکردگی کی رپورٹ

میزانیہ

سیاسی صورتحال پر غور

دیگر امور باجازت صدر

(مولانا مفتی محمود)

ناظم عمومی کل پاکستان جمعیتہ علماء اسلام

ضلعی امراء نظما اور سالار متوجہ ہوں

جمعیتہ علماء اسلام پنجاب نے اپنی رضاکار تنظیم انصار الاسلام کو متحرک اور منظم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس لیے میں تمام اضلاع کے امراء، نظماء اور سالار حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رضاکاروں کو منظم کرنے کا کام تیز کر دیں۔ ابتدائی طور پر ہر ضلع میں کم از کم ایک ہزار رضاکار تیار کریں رضاکار تنظیم کو از سر نو منظم کرنے کی ضرورت جمعیتہ کے اکابرین نے اس لیے محسوس کی ہے تاکہ جمعیتہ علماء اسلام دین کے غلبے کی تحریک کو مؤثر طریقے سے چلا سکے اور یہ تنظیم لادین قوتوں کی سازشوں کو ناکام بنانے میں ممد و معاون ہو۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج

احمد سعید لدھیانوی۔ سالار اعلیٰ انصار الاسلام پنجاب۔

احمد سعید لدھیانوی کے

دورے کا پروگرام

جمعیتہ علماء اسلام پنجاب کی رضاکار تنظیم انصار الاسلام کے سالار اعلیٰ مولانا احمد سعید لدھیانوی کے دورے کا پروگرام درج ذیل ہے۔

۲ر اکتوبر	قصور
۳ر اکتوبر	چونیاں اور پتوکی
۶ر اکتوبر	تحصیل اوکاڑہ
۷ر اکتوبر	تحصیل پاکپتن
۸ر اکتوبر	تحصیل ساہیوال
۹ر اکتوبر	تحصیل چیچہ وطنی
۱۰ر اکتوبر	تحصیل وہاڑی۔
۱۱ر اکتوبر	عارف والہ
۱۲ر اکتوبر	بورے والہ
۱۳ر اکتوبر	میلسی

اقتباس از "دیدہ و شنیدہ"

تالیف :- ڈاکٹر شبیر بہادر خاں پنّی ، ایبٹ آباد

عبقریٔ زمانہ مولانا ابوالکلام آزادؒ مرحوم

ڈاکٹر شبیر بہادر خاں پنّی ملک کی ایک مشہور علم دوست شخصیت ہیں۔ پیشہ کے لحاظ سے تو وہ ڈاکٹر ہیں مگر اپنے اعلیٰ علمی ذوق کی بنا پر ہمیشہ نامور اہلِ علم و قلم سے ان کے قریبی تعلقات اور روابط رہے ہیں۔ انہی اربابِ دانش میں سے مولانا ابوالکلام آزاد کی نابغۂ روزگار شخصیت بھی ہے جن سے ان کو والہانہ عقیدت ہے۔ ابھی حال ہی میں ان کی ایک کتاب "دیدہ و شنیدہ" منظرِ عام پر آئی ہے جو دراصل ملک کے مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والے مشاہیر کا گویا تذکرہ ہے۔ اس کتاب میں ایک مقالہ مولانا ابوالکلام کی شخصیت پر بھی ہے۔ ہم وہ مقالہ معمولی سی تقدیم و تاخیر کے ساتھ شائع کر رہے ہیں تاکہ مولانا کے سیاسی افکار انہیں قریب سے جاننے والے ایک شخص کی وساطت سے قارئین کے سامنے آسکیں اور انہیں مولانا کے متعلق ایک متوازن رائے قائم کرنے میں مدد مل سکے۔

اس اقتباس کے لیے ہم ڈاکٹر صاحب کے ممنون ہیں

(ادارہ)

محی الدین احمد نام — آزادؒ تخلص
تاریخی نام فیروز بخت — پیدائش ۱۸۸۸ء
وفات ۱۹۵۸ء مدفن جامع مسجد دہلی کے سامنے!
(اُردو پارک میں مقبرہ ہے)
آبائی وطن — دہلی — مادری وطن مدینہ منورہ

آپ کے والد مولانا خیرالدین جنگ آزادی (۱۸۵۷ء) کے بعد مکے میں مقیم ہوگئے۔ ۱۸۹۸ء میں کلکتہ چلے گئے۔ یہاں آکر مولانا آزادؒ کی والدہ فوت ہوگئیں۔

تعلیم

مولانا آزادؒ نے والد سے گھر پر مشرقی علوم کی ابتدائی تعلیم شروع کی۔ قرآن شریف مکہ معظمہ میں ہی ختم کر لیا تھا۔ گھریلو ماحول مذہبی اور دینی عظمت سے رچا ہوا تھا۔ اس لیے مولانا آزادؒ قبل از وقت سنجیدہ ہوگئے کتابیں کھلونا بن گئیں۔ ۱۹۰۰ء میں فارسی تعلیم مکمل کر لی، اور ۱۹۰۳ء میں درسِ نظامیہ سے فارغ ہوگئے۔ بعد ازاں دیگر علوم متداولہ میں خود بخود دسترس حاصل کر لی۔ پہلے فرانسیسی اور بعد میں انگریزی کی بہت سی علمی و ادبی کتابیں پڑھ لیں۔ شاعری بچپن کا مشغلہ رہا۔ سب سے پہلی غزل (ایک مصرعہ ہے!) "پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی!" بمبئی کے رسالہ "ارمغانِ فرخ" میں شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ "خدنگِ نظر" لکھنؤ "پیامِ یار" لکھنؤ میں بھی باقاعدہ آپ کی غزلیں چھپنے لگیں۔

صحافتی زندگی

صحافتی زندگی "نیرنگِ خیال" سے شروع ہوئی۔ ماہنامہ "لسان الصدق" کلکتہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء سے جاری کیا "الندوہ" (مولانا شبلی کا رسالہ) کی ادارت اکتوبر ۱۹۰۵ء سے مارچ ۱۹۰۶ء تک کی اس کے بعد آپ "وکیل" امرتسر جو شیخ غلام محمد نے جاری کیا تھا، کے ایڈیٹر ہوگئے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اپنے بڑے بھائی ابو نصر کی وفات کے بعد والد کے اصرار پر کلکتہ واپس چلے گئے وہاں پر کچھ عرصہ اخبار "دارالسلطنت" کی ادارت بھی کی۔ ۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء کو اپنا ذاتی اخبار "الہلال" جاری کیا۔ انہدامِ مسجد کانپور کے سلسلے میں "الہلال" کی ۱۶-۱۴-۱۹۱۴ء کو ضمانت ضبط کر لی گئی ۱۹۱۵ء میں مولانا کو بنگال سے خارج کر دیا گیا۔

"الہلال" کے بعد انہوں نے "البلاغ" نکالا۔ یہ بند ہوا تو ۱۹۲۱ء میں اخبار "پیغام" جاری کر دیا۔ جنوری ۱۹۲۰ء میں آپ کی ملاقات گاندھی جی سے ہوئی۔ یہیں سے ان کے درمیان

عقیدت وخلوص کا سلسلہ قائم ہوا۔

۱۹۲۱ء میں آپ گرفتار ہوئے ۱۹۲۳ء میں پہلی بار کانگرس کے صدر مقرر ہوئے پھر قید ہوئے ۱۹۴۱ء میں رہا ہوئے اور بحیثیت صدر کانگرس کرپس مشن کی تجاویز کو مسترد کر دیا۔

۹ اگست ۱۹۴۲ء میں وہ ہندوستان چھوڑ دو کے نعرہ کے سلسلہ میں قید ہوئے ۱۹۴۳ء میں آپ کی بیگم کا انتقال ہوا۔ ۱۹۴۲ء میں آپ نے کیبنٹ مشن کے ساتھ مذاکرات میں حصہ لیا۔ ۱۹۴۷ء میں دستور ساز اسمبلی کے ممبر مقرر ہوئے۔ عبوری حکومت میں تعلیم اور فنونِ لطیفہ کے وزیر مقرر ہوئے ۱۹۵۱ء میں بھارت پارلیمنٹ میں کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مقرر ہوئے ۱۹۵۲ء کے انتخاب میں پارلیمنٹ کے ممبر مقرر ہوئے ۱۹۵۵ء میں آپ یورپ اور مغربی ایشیا کے دو ماہ کے خیر سگالی دورے پر گئے آخر تک (تا وفات ۲۲ فروری ۱۹۵۸ء) وزیر تعلیم اور سائنسی تحقیقات کے عہدہ پر برقرار رہے۔

تصانیف

"ترجمان القرآن" اس کی پہلی جلد ۱۹۳۱ء اور دوسری ۱۹۳۶ء میں چھپی، لیکن تیسری جلد آج تک نہ چھپ سکی۔ ان کی دوسری اہم کتاب "البیان" قرآن مجید کے اہم مقامات اور واقعات کی مفصل تفسیر اور تیسری کتاب "البصائر" مقدمہ قرآن بھی نہ چھپ سکی۔

آپ کی مشہور ادبی وعلمی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:۔

تذکرہ۔ غبارِ خاطر۔ حکایات۔ جامع الشواہد۔ مکاتیب۔ قول فیصل مسئلہ خلافت وجزیرۃ العرب اسلامی جمہوریت کے تقاضے اسلام اور آزادی، حضرت یوسف علیہ السلام کاروانِ خیال۔ مکالمات آزاد اور اصحاب کہف

میں ان کے نام سے ۱۹۱۲ء میں واقف ہوا جب کہ والد مرحوم "الہلال" کا پرچہ لائے اور مجھے دکھایا۔ میری زندگی ابھی بچپن کی سادہ لوح ہی رکھتی تھی کہ ان کی عظمت وجلالت کا نقش دل کی لوح پر ثبت ہو گیا یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ انہوں نے میرے دل و دماغ کی دنیا ہی پلٹ دی، اور میری زندگی کے دھارے کا رُخ پھیر دیا اور غائبانہ ان سے اتنی وابستگی ہو گئی کہ ہر تحریر جو ان کے قلم سے نکلی اور مجھے مل سکی میں دیوانہ وار اس کی طرف لپکتا رہا۔

ان کے قلم سے نکلی ہوئی یا ان سے منسوب جو تحریر بھی سامنے آئی اس کو سینے سے لگایا اور آج تک ان کی ورق گردانی سے اپنے روح و دل کی آسودگی کا سامان کرتا رہتا ہوں اس وابستگی کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک محترم عالم دین نے "الہلال" کی مجلّات جمع کر کے ان کے ادارے کو پیش کرنے کی آرزو کی۔ لیکن میں نے بڑے ادب سے انکی خدمت میں عرض کیا کہ زندگی میں ان کو اپنے سے الگ نہیں کر سکتا۔ یہ میرے محبوب مولانا جنت مکانی کی یادگار ہیں، میری روح ان میں اٹکی ہوئی ہے ان سے مجھے تسکینِ حیات ملتی ہے پھر انسان صورت پرست ہے، لامکان سے اظہار محبت کے لیے بھی ایک مکان کی ضرورت ہوتی ہے جس کے گرد اس کی مخلوق محبت و وارفتگی میں پروانہ وار طواف کر سکے۔

مجھے ان کے دیکھنے اور بالمشافہ گفتگو کا اعزاز تعلقِ خاطر ۱۹۲۰ء کے بعد ہی حاصل ہوا۔ جب میں ڈاکٹری کی تعلیم کے لیے لاہور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخل ہوا۔ ان کے ساتھ تعلق خاطر ان کی زندگی کے بعد بھی آج تک ویسا ہی قائم ہے ان کے بعد میں کسی ہستی سے اتنا متاثر نہ ہو سکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے وہ سانچہ ہی توڑ دیا جس میں ایسی شخصیتیں ڈھلا کرتی تھیں۔

آپ کی تحریر ایسی دلربا اور گنجینۂ علم و خرد ہوتی کہ بار بار پڑھنے، نوٹ کرنے اور یاد کرنے پر بھی طبیعت سیر نہ ہوتی۔ علامہ شبلی نعمانی نے فرمایا ہے کہ "ابو الکلام اطناب کا بادشاہ ہے اور میں ایجاز کا! میں نے اپنی محدود قابلیت اور علم سے مولانا آزاد کو دونوں میدانوں کا شہ سوار پایا۔ ان کے متلاطم بحرِ معنویا سے میں نے اپنا دامنِ مراد جواہرات سے بھر لیا اور ایجاز ایسا کہ قرآن کے بحرِ معانی کو ترجمان القرآن کے کوزہ میں بند کر دیا۔ اس بات کو پروفیسر رشید احمد صدیقی نے اپنی عالمانہ طرز تحریر میں یوں رقم فرمایا:۔

"مولانا کی تحریر صحافتی نہیں،
تصنیفی ہوتی تھی، نظر حکیمانہ،
انداز خطیبانہ اور آہنگ ملہمانہ!"

مولانا کے یہاں انشاء پردازی کے ایک سے زیادہ اسالیب ملتے ہیں "الہلال" میں دعوتِ دار ورسن ہے۔ "تذکرہ" میں دعوت دید و شنید۔ "غبارِ خاطر" میں دعوت نوش و نشید۔ تفسیرِ قرآن کا لب و لہجہ علمی اور عالمانہ ہے۔ ع

ہے رنگِ لالہ و گل و نسریں جُدا جُدا

مولانا آزاد کی عبقریت کا اعتراف زمانہ کے اہل علم و معرفت نے کیا ہے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول تھا۔

"اس نوجوان (ابو الکلام آزاد) نے ہمیں اپنا بھولا ہوا سبق یاد دلا دیا!"

مولانا ابو الکلام آزاد کی دعوت دو امور کی جانب تھی اوّل قرآن دوئم جہاد۔ پہلے نکتے کی وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل اقتباس جو انہوں نے "البلاغ" کے پہلے شمارے مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۱۵ء میں لکھا، کافی ہوگا:

"اگر ایک شخص مسلمانوں کی تمام موجودہ تباہ حالیوں اور بدبختیوں کی علّتِ حقیقی دریافت کرنا چاہیے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دے کہ صرف ایک ہی علّت اصلی الیسی بیان کی جائے جو تمام علل و اسباب پر حاوی اور جامع ہو تو اس کو بتایا جا سکتا ہے کہ علماء حق اور مرشدین صادقین کا فقدان اور علماءِ سُوء، مفسدین دجّالین کی کثرت اور پھر اگر وہ پوچھے کہ ایک ہی جملہ میں اس کا علاج کیا ہے تو اس کو امام مالک کے الفاظ میں

جواب ملنا چاہیے کہ امتِ مرحومہ کے آخری عہد کی اصلاح کبھی نہ ہو سکے گی، تاوقتیکہ وہی طریق اختیار نہ کیا جائے جس سے اس کے ابتدائی عہد نے اصلاح پائی تھی اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ قرآن حکیم کے اصلی و حقیقی معارف کی تبلیغ کرنے والے مرشدین صادقین پیدا کئے جائیں۔"

دوسرے نکتے کی وضاحت کے لیے کفایت کرے گی یہ حقیقت کہ جب مولانا آزاد نے توجہ دلائی اس حدیث کی جانب کہ "میں تم کو حکم دیتا ہوں ان پانچ چیزوں کا جن کا حکم اللہ نے مجھے دیا۔ الجماعت۔ والسمع۔ والطاعۃ۔ والہجرت۔ والجہاد فی سبیل اللہ۔ تو ایک خوشگوار حیرت کا احساس ہوا اہل علم کے حلقے میں کہ بنی الاسلام علیٰ خمسٍ کے علاوہ بھی کوئی پانچ چیزیں تھیں جن کا حکم دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جبکہ وہ پانچ ارکان ہیں قانونی اسلام کے، وہاں یہ پانچ ارکان ہیں

زمانہ تعلیم میں جہاں میرے رفقاء دنیاوی شوقِ نظارہ گل و گلستان میں بھی محو رہے، میں ان کی تحریر و تقریر اور موقع دیدار سے مستفید ہوتا رہا۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کی تحریر و تقریر کی بے پذیرائی ہوئی گو سیاسی ہنگاموں کے آخری دور میں قوم نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ انہوں نے کبھی راہ حق سے انحراف نہ کیا۔ بتکدۂ ہندوستان میں حق کی آواز انہوں نے اس وقت بلند کی جب قوم پر جمود طاری تھا اور آخر تک اپنی راہ پر استقلال سے جمے رہے۔ ان کا اعلان تھا کہ جو ڈھانچہ اب تک بن چکا ہے اس کو توڑا جا سکتا ہے۔ موڑا نہیں جا سکتا۔ لوگوں کی خوشنودی کے لیے اپنی بصیرت کے خلاف ان سے قدم ملا کر چلنا گوارا نہ کیا۔ ان حالات پر یوں تبصرہ فرمایا؛

"میرے بارے میں کسی نہ کسی طرح دو راہیں بنتی چلی گئی ہیں۔ کچھ لوگ مجھ سے ارادت رکھتے ہیں اور یہ ان کے دل کی فیاضی ہے بعض لوگ مجھے دشنام سے یاد کرتے اور یہ ان کے دل کی ناراضی ہے میں کیا ہوں اور کیا نہیں، اس کا فیصلہ آج نہیں، کل ہو گا۔

ہم نے اپنی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح لوگوں کے سامنے رکھ دی ہے یہ انہیں اس امر کا فیصلہ کرنے میں مدد دیں گے کہ میں کتنا برا ہوں اور کتنا اچھا ہوں!"

قوم کی وجہ ناراضگی

سیاسی امور میں رائے کے اختلاف سے قوم میں ان سے ناراضی شروع ہوئی۔ حالانکہ سیاسی امور میں اختلاف رائے ایک بدیہی امر ہے۔ چونکہ اس میں وحی کا عنصر نہیں ہوتا لہٰذا ہر ایک کی رائے اپنے ذاتی علم، تجربہ اور بصیرت پر مبنی ہوتی ہے اسی واسطے کسی کی رائے کی صحت پر ایمان نہیں لایا جا سکتا۔ سیاسیات میں کوئی شے قطعی نہیں ہوتی، یہ جامد نہیں کہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکتی ہو۔ اس میں حالات کے مطابق تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ جہاں تک میں ان کی تحریروں، تقریروں اور بالمشافہ گفتگو سے سمجھ سکا۔ ان کی رائے تھی کہ ہندوستان کی مکمل آزادی ہندو مسلم اتحاد پر منحصر ہے اور ہندوستان کی آزادی کو وہ مسلم ممالک (مشرق وسطیٰ) کی آزادی کے لیے ضروری سمجھتے تھے:

اقتباس از سیرت مولانا داؤد غزنویؒ

مولانا ابوالکلام آزاد اس برصغیر میں علامہ جمال الدین افغانی کے ایک طرح نائب تھے۔ مولانا حسین احمد مدنی حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے شاگرد اور جانشین صادق تھے۔ ان حضرات کا نظریہ یہ تھا کہ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کا طاقتور حریف انگریز ہے۔ اس لیے انہوں نے اور ان کے رفقاء نے اپنی ساری قوتیں اس امر کے لیے وقف کر دیں کہ انگریز کو اس ملک سے نکال دیا جائے۔ یہی وقت کا سب سے بڑا جہاد اور اسلام کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اس نظریہ کے تحت انہوں نے ہر اس پتھر کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کی جو انگریز کے اقتدار کے لیے اس ملک میں ممد و معاون ہو سکتا تھا ہر اس بت کو توڑنے کی کوشش کی جس کی پرستش سے انگریز کا تقرب حاصل ہو سکتا تھا۔

مولانا آزاد ہندو کی تنگ نظری سے واقف تھے اور اس پر گرفت بھی کرتے رہتے تھے چونکہ ان کو مسلم ممالک کی آزادی عزیز تھی لہٰذا اس کے حصول کے لیے وہ گاندھی جی (ہندوؤں) سے تعاون کے حق میں تھے۔ ان کے قلبی تعلق کے کیف کا اندازہ جو ان کو ملانوں سے تھا۔ ان کے اقوال و افکار سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے اور ان کی زندگی کے یہی اوراق ہیں جن کے مطالعہ سے ان کی اچھائی اور برائی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

ان کی زندگی کے چند اوراق

(۱) خان عبدالغفار خاں اپنی "آپ بیتی"، جو انہوں نے خود لکھوائی، میں یوں اظہارِ خیال کرتے ہیں۔

"جب کانگرس نے تقسیم ملک پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے انہوں نے تمام پٹھانوں کو موت کی سزا سنا دی۔ میں بے حد پریشان تھا مولانا آزاد میرے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ اب آپ کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیے۔"

اگر خان عبدالغفار خان ان کا مشورہ قبول کر لیتے تو یقیناً ان کی پارٹی قوم اور ملک کے لیے بہتر ہوتا لیکن انہوں نے نہ مانا، انجام سامنے ہے۔

(۲) مولانا آزاد نے مولانا داؤد غزنویؒ

کو بھی یہی مشورہ دیا تھا۔ ہفتہ وار "چٹان" لاہور اپنی اشاعت مورخہ ۲۴، ۳۰ دسمبر ۱۹۷۴ء میں لکھتا ہے:-

"بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہو گی کہ پنجاب و سرحد وغیرہ کے جن سیاسی رہنماؤں کو مولانا آزاد نے مسلم لیگ میں شامل ہو جانے کا مشورہ دیا تھا، ان میں مولانا داؤد غزنوی بھی تھے وہ بے جھجک مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ---!"

آغا شورش کاشمیری اپنی کتاب "بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغِ محفل" کے صفحہ ۴۲۲ پر لکھتے ہیں:

"یہ حالاتِ موجودہ مولانا آزاد نے کہا مسلمانوں کے لیے دو ہی راستے ہیں ایک راستہ تو وہ ہے جو میں نے اختیار کیا۔ لیکن مسلمانوں نے من حیث الکل اس پر چلنے سے انکار کر دیا دوسرا راستہ وہ ہے جو ان کیلئے لیگ نے بنا دیا ہے مسلمان میرے ساتھ نہیں چلنے، نہ چلیں لیکن میری یہ خواہش ضرور ہے کہ تنظیم کی زندگی بسر کریں ایک بھیڑ نہ رہیں ہمیشہ قوت اور تنظیم ہی کی قدر کی جاتی ہے!"

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ان دنوں دہلی میں تھے انہیں بلوایا اور کہا:-

"آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ حالات یکسر تبدیل ہو گئے ہیں اِدھر اُدھر کا راستہ نہیں رہا، ایک سیدھا راستہ بن چکا ہے جس سے اب انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے چاہا کہ مسلمان میرے ساتھ آ جائیں، لیکن مسلمانوں نے اعراض کیا میری بات کچھ تو ان کی سمجھ میں نہ آئی۔ کچھ حالات اس طرح کے بن گئے کہ ان کے لیے لیگ ہی کا راستہ پسندیدہ ہو گیا اب اس کے حسن و قبح پر بحث کا سوال نہیں اب ایک طے شدہ راستے پر مسلمانوں کے سفر کا سوال ہے اگر ہم ہندوستان کے علاوہ مسلمانوں کے لیے بھی سوچتے رہے ہیں تو میں آپ کو اور آپ کی وساطت سے احرار کو مشورہ دوں گا کہ آپ لوگ جو پاکستان کے صوبوں میں رہ رہے ہیں مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں تاکہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے اور معاملہ کسی دشواری کے بغیر حل ہو جائے۔ دوسرا فائدہ جو اس سے پہنچے گا یہ ہو گا کہ مسلمانوں میں آپ لوگوں کا اعتماد بحال ہو جائے گا۔ اس وقت مسلمان جذبات کے عالم میں ہیں۔ انہیں غصہ بھی ہے، ناراضی بھی ہے اور شاید بڑی حد تک نفرت بھی۔ یہ سب ختم ہو جائیں گے۔ پاکستان بن جانے کے بعد جب سیاسی موقع پرستوں اور انگریزی حکومت کے موروثی اہل کاروں سے واسطہ پڑے گا۔ تو ان کی طبیعتیں دوبارہ غور و فکر کی طرف لوٹ آئیں گی اس وقت آپ ان کا ہاتھ تھام سکتے اور پاکستان کی آزادی کو اغواء ہونے سے بچا سکتے ہیں!"

مسلم لیگ کے پنجاب میں بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے متعلق "نوائے وقت" ۱۷ نومبر ۱۹۷۶ء میں ایک نوٹ از قلم میاں محمد شفیع مشہور مسلم لیگی لیڈر شائع ہوا۔

عنوان ہے:- مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق ایک تاریخی واقعہ۔ حرف بحرف درج ذیل کیا جاتا ہے:

"شیخ محمد اشرف لاہور کی ایک معروف شخصیت ہیں وہ برصغیر میں کتابیں چھاپنے کے میدان میں ہندوؤں کے مقابلے میں بھی ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ پاکستان کے قیام کے بعد انہوں نے اسلام پر بے شمار قابلِ قدر کتابیں شائع کیں وہ پاکستان میں اہل حدیث کی تنظیم میں میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات میں مجھے مولانا ابوالکلام آزاد کے حوالے سے ایک واقعہ سنایا جسے میں ایک تاریخی واقعہ سمجھ کر "نوائے وقت" کے کالموں میں ریکارڈ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

شیخ محمد اشرف صاحب نے فرمایا یہ اس صدی کے چوتھے عشرے کے آخری مہینے تھے جب کانگریس کے مقابلے میں مسلم لیگ کی طاقت روز افزوں زوروں پر تھی۔ میں پکا کانگرسی تھا اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کو نہ صرف مذہبی طور پر بلکہ سیاسی طور پر بھی دل سے اپنا پیشوا تسلیم کرتا تھا۔ حضرت مولانا ان دنوں انڈین نیشنل کانگرس کے صدر تھے۔ مجھے قدرتی طور پر مسلم لیگ کی اس بڑھتی ہوئی مقبولیت پر پریشانی تھی اور میں دل میں طرح طرح کے منصوبے بناتا رہتا تھا۔ اس اثناء میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا دہلی سے پشاور تشریف لے جا رہے ہیں میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر مولانا سے لاہور ریلوے سٹیشن پر ملاقات کا پروگرام بنایا۔

چنانچہ جس روز مولانا کی ٹرین دہلی سے لاہور پہنچنے والی تھی۔ میں اپنے دوسرے دو ہم خیال دوستوں مولانا خدا بخش (جن کا اب انتقال ہو چکا ہے) اور خواجہ عبدالوحید (جو خدا کے فضل و سے کراچی میں سلامت ہیں ...

لے کر ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو وہاں مولانا سے ملاقات کے لیے امیدواروں کا بڑا اژدہام پایا۔ اس لیے تینوں نے ریلوے ٹکٹ خرید لیے تاکہ مولانا کے ساتھ ہی ٹرین میں سوار ہو جائیں اور جب موقع پائیں مولانا کے ساتھ مسلم لیگ کا مقابلہ کرنے کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کریں"۔

یہ موقع ہمیں وزیر آباد گزر جانے کے بعد ملا۔ جب ان سے ملاقات کرنے والے اپنی اپنی کہہ سن چکے تو میں نے مولانا سے عرض کیا کہ:۔

"پنجاب میں مسلم لیگ کا زور دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ اس سے نیشنلسٹ خیال کے مسلمانوں کے کام کرنے کے راستے میں بے شمار دقتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس لیے جب تک مسلم لیگ کے اس بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو ختم کرنے کے لیے مؤثر تدابیر اختیار نہیں کی جائیں گی۔ پنجاب میں کانگرس اور اس کے ہمنواؤں کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں رہے گا!"

مولانا نے ہماری باتیں بڑے سکون اور اطمینان سے سننے کے بعد فرمایا:۔

"بھائی مسلم لیگ کو کمزور کرنا دانشوری کی بات نہیں بلکہ یاد رکھو جب تک مسلم لیگ طاقت نہیں پکڑے گی اس وقت تک ہندوؤں اور مسلمانوں میں سیاسی مفاہمت کا راستہ ہموار نہیں ہو سکتا۔ مسلم لیگ کو مضبوط ہونے دو تاکہ مسلمانوں کی طرف سے کوئی جماعت مضبوطی کے ساتھ کانگرس سے بات کرسکے!"

شیخ محمد اشرف صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام کا یہ ارشاد سن کر ہم پر گھڑوں پانی پھر گیا۔ ہم تو ان سے اس امید پر بات کرنے گئے تھے کہ وہ مسلم لیگ کے صدر کو جلی کٹی سنا کر ہمیں پنجاب میں مسلم لیگ سے لڑنے اور کانگرس کو مضبوط بنانے کے لیے کوئی مؤثر منصوبے بتائیں گے، لیکن مولانا نے مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر وعظ فرما کر الٹی گنگا بہادی لیکن شیخ صاحب کی بات درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ مولانا مرحوم قیام پاکستان کے بعد بھی اپنے ملنے والے پاکستانی مسلمانوں کو یہی مشورہ دیا کرتے تھے کہ اب پاکستان بن گیا ہے تو اسے مضبوط بناؤ۔ یہی ہماری بھی حفاظت کا ضامن ہوگا۔

عبداللہ شملوی حال اسلام آباد نے میاں محمد شفیع صاحب کے بیان (گزشتہ صـ) پر تحریر فرمایا ہے کہ وہ اس بیان کو قابل یقین سمجھتے ہیں اور اپنا ایک واقعہ اپنے مضمون روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۷۶ء میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد اور پاکستان

غالباً آخر ستمبر ۱۹۴۷ء کی بات ہے کہ مولانا شملے تشریف لائے اور سرکاری کوٹھی "ری ٹریٹ" میں فروکش ہوئے۔ شملہ اس وقت فسادات کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ منتشر مسلمان سمٹ سمٹا کر چند قدیم مسلم محلوں میں جمع ہو گئے تھے۔ مولانا کا آنا ایک گونہ ڈھارس کا باعث ہوا۔ چنانچہ روزانہ سہ پہر کے وقت مقامی لوگ ان کے پاس جمع ہو جاتے تھے مسلمان زیادہ ہندو کم، مگر پھر بھی خاصی تعداد میں۔ مولانا دوسروں کی سنتے تھے اور کچھ اپنی بھی سنا دیتے تھے۔ ایک دن ایک دل جلے نیشنلسٹ مسلمان نے ان پر آشوب حالات کا ذمہ دار پاکستان کو ٹھہرایا۔ جواباً مولانا نے جو کچھ فرمایا، اور علی الاعلان کہا تو ہندو تو ایک طرف اچھے اچھے مسلمانوں کے حواس گم ہو گئے۔ مولانا کا قول کم و بیش انہی کے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا:۔

"دنیا جانتی ہے کہ ہم لوگ نیشنلسٹ مسلمان کے نام سے بدنام ہیں ہم نے کھلے بندوں پاکستان کی مخالفت کی ہماری نظر میں اس میں کچھ مسلمانوں کا تو بے شک فائدہ تھا، مگر بہت سوں کا اس سے کہیں زیادہ نقصان، اور رہا اسلام تو اس کا فائدہ معلوم۔ لیکن ہم نیشنلسٹ مسلمان ہیں اور مسلمان کی شرط اوّل ہے تسلیم۔ پاکستان بن گیا یعنی مشیت الٰہی کو یہی منظور تھا اب ہمارا اسلامی فرض ہے کہ مشیت کے فیصلے کے آگے سر جھکا دیں۔ اسے دل و جان سے قبول کریں اور اس قبول کا حق ادا کریں۔ ضرورت ہے کہ ہمارا بہترین دل و دماغ ہر طرف سے پاکستان جائے، اس کو بنائے اور سنوارے تاکہ پاکستان کی عمارت رفیع الشان ہو دیکھنے دکھانے کے قابل ہو۔ قربانیوں کا قرار واقعی صلہ ہو۔ بلکہ پاکستان ایک سنگین اور امنٹ قلعہ ہو۔ اس لیے کہ پاکستان نہ بنتا تو مضائقہ نہ تھا لیکن بن کر ٹوٹ گیا تو پھر ہم کہیں کے نہ رہیں گے۔ نہ ادھر کے مسلمان نہ ادھر کے مسلمان۔ بربادی ہمارا قومی مقدر ہوگا!"

اس پر ایک صاحب نے کہا کہ پھر تو آپ کو بھی پاکستان چلنا چاہیے۔ مولانا کا جواب تھا کہ یہ نہ بھولئے کہ ہندوستان میں بھی مسلمان رہیں گے۔ ان کی ضروریات بھی کچھ کم نہیں۔ پاکستان بنانے والے ان کے کام نہیں آسکیں گے۔ اس پر ہندوستانی کیا مسلمان حاضرین نے بھی دانتوں میں انگلیاں دے لیں۔

اس واقعہ کے گواہ پروفیسر قدرت اللہ فاطمی بھی ہیں (احقر عبداللہ شملوی اسلام آباد)

اسی طرح آپ نے ڈاکٹر محمد باقر صاحب کو جو تقسیم ملک کے وقت مرکزی حکومت ہند میں ملازم تھے، مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنی خدمات پاکستان حکومت کو دے دیں اور انہوں نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور پاکستان آگئے۔ مولانا آزاد

تحلیق شدہ اسلامی ملک کو تجربہ کار اور لائق افراد کی بہتر کارکردگی سے مضبوط بنانے کے لیے مشورہ دیتے رہے۔

پروفیسر مرزا محمد منور صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان "بحث و نظر" شائع شدہ روزنامہ "نوائے وقت" ۲۳ مارچ ۱۹۷۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

"پاکستان وجود میں آگیا ہے تو اب اسے باقی رہنا چاہیے، اس کا بن کر بگڑ جانا سارے عالم اسلامی کی شکست کے برابر ہوگا"

مولانا ابوالکلام اس قول کی تشریح مزید کے لیے مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں جو اختصاراً پیش کرتا ہوں:

"۱۹۵۳ء کا جولائی یا اگست کا مہینہ تھا کہ میرے استاد مرحوم و مغفور ڈاکٹر برکت علی قریشی مری کے سیسل ہوٹل میں قیام پذیر تھے آپ ان دنوں یونیورسٹی اور ینٹل کالج کے پرنسپل تھے اور مری میں تعطیلاتِ گرما بسر کر رہے تھے میں ان کی خدمت میں کیریکٹر سرٹیفکیٹ لینے کی خاطر حاضر ہوا تھا وہ ان دنوں ابن خلدون پر کوئی کتاب انگریزی میں تحریر فرما رہے تھے ...... ؟"

اس کے بعد ان سے تفصیلی بات چیت کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:-

"میرے استفسار پر کہ پاکستان حکومت نے ان کو کس کی سفارش پر شام میں ناظم الامور بنا کر بھیجا؟ فرمانے لگے، میں نے بھارت کی ایک پیشکش مسترد کردی تھی۔ وہ پیشکش یہ تھی کہ اگر میں بھارت کا شہری رہوں پاکستان سے واپس چلا جاؤں تو مجھے کسی عرب ملک میں بھارت کا سفیر بنادیا جائے گا۔ جب میں نے بھارت کی یہ پیشکش رد کردی تو اس امر کی اطلاع کسی طرح پاکستان گورنمنٹ کو ہوگئی چنانچہ میرے اس ایثار کا ایک حد تک بدلہ چکانے کے لیے مجھے ناظم الامور بنا کر شام بھیج دیا۔ سفیر تو بہر حال نہ بنایا اور ناظم الامور بھی زیادہ دیر نہ رہنے دیا"!

اس کے بعد پروفیسر منور صاحب لکھتے ہیں کہ "میں نے ان سے کہا کہ خدا آپ کو جزائے خیر دے، آپ نے اچھا کیا آپ بھارت نہ گئے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب بولے، عزیزمن! میں تو جا رہا تھا، مجھے مولانا ابوالکلام نے منع کردیا۔ پھر وہ لکھتے ہیں، یہ سن کر میں چونکا اور پوچھا، انہوں نے کیوں روکا؟ میرے اس سوال پر ڈاکٹر صاحب نے یوں وضاحت فرمائی۔ میرے عزیز! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں پرانا کانگرسی ہوں مولانا محمد علیؒ، مولانا شوکت علیؒ اور شعیب قریشی جو ماسکو میں ہمارے سفیر ہیں، آصف علی اور مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو میرے بے تکلف احباب میں سے ہیں۔ دلی میں جو نیشنل ہائی سکول کانگریس کی زیر سرپرستی وجود میں آیا تھا۔ اس اسکول کا پہلا ہیڈ ماسٹر آصف علی تھا اور دوسرا میں۔ جب تقسیم برصغیر عمل میں آگئی تو چند ماہ بعد پنڈت جی (نہرو) کی طرف سے پیغام آیا کہ میں ان سے ملوں۔ چنانچہ میں دلی گیا اور پنڈت جی سے ملا۔ مجھ سے پنڈت جی نے کہا کہ قریشی صاحب! آپ وطن تشریف لے آئیں، آپکی خاصی جائیداد ہے، یوپی میں بھی اور گلمرگ (کشمیر) میں بھی۔ آپ یہاں آرام سے رہیں گے۔ جائداد بھی محفوظ رہے گی۔ آپ کا لڑکا ہماری سب سے بڑی ہاکی ٹیم کا رُکن ہے۔ آپ پاکستان میں کیا کر رہے ہیں، آپ یہاں آجائیں، آپ ہمارے پرانے رفیق ہیں، آپ کسی عرب ملک میں بھارت کی سفارت کے فرائض انجام دیں۔ بھارت کو آپکی ضرورت ہے، وغیرہ وغیرہ۔!

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:

"پنڈت جواہر لال نہرو کے یہ الفاظ دوہرانے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے تاسف کے ساتھ ذکر کیا کہ ان کا فرزند ارجمند ہاکی کا تو نہایت اچھا کھلاڑی ہے مگر اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کرسکا۔ اسی ذیل میں انہوں نے یو۔پی (صوبجات متحدہ بھارت) اور کشمیر میں اپنی جائیداد کا بھی ذکر کیا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ انہوں نے پنڈت نہرو کی پیشکش قبول کر لی تھی!"

اس پر پروفیسر صاحب نے ان سے پوچھا کہ اس کے بعد یہاں رُک جانے کی کیا وجہ ہوئی، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:-

"پنڈت کے ساتھ اس طویل اور کاروباری ملاقات کے ایک دو روز بعد مولانا ابوالکلام آزاد سے میں ملنے چلا گیا۔ انہوں نے باتوں باتوں میں پوچھا، جواہر لال نہرو سے بھی ملاقات ہوئی؟ میں نے عرض کیا جی ہوئی ہے۔ پوچھا کیا باتیں ہوئیں؟ ان کے اس سوال سے مجھے احساس ہوگیا کہ شاید پنڈت جی نے مولانا سے میری اور اپنی ملاقات کی رُوداد بیان کردی ہے۔ ویسے میں خود بھی مولانا سے مفصل ذکر کئے بغیر نہ رہتا۔ جب میں نے مولانا کو پنڈت جی کی پیشکش کے بارے میں اطلاع دی اور یہ بھی بتایا کہ میں نے وہ پیشکش قبول کرلی ہے

(بشکریہ ماہنامہ میثاق) (باقی آئندہ)

شہر شہر سے

قمر ہاشمی

جمعیتہ علماء اسلام پشاور سٹی کے انتخابات مکمل ہو گئے

مولانا محمد امیر بجلی گھر صدر اور مولانا اشرف علی قریشی ناظم اعلیٰ منتخب کر لیے گئے

پشاور:۔ جمعیتہ علماء اسلام پشاور سٹی کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر جمعیتہ العلماء اسلام سر کی گیٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز قاری عبدالجلیل صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل حضرات عہدیدار منتخب کئے گئے

صدر:۔ - - - مولانا محمد امیر بجلی گھر - - -

جنرل سیکرٹری:۔ مولانا محمد اشرف علی قریشی مدیر ماہنامہ صدائے اسلام۔

نائب امیر:۔ - - - مولانا محمد دین صاحب

نائب امیر ۲:۔ - - مولانا فضل احمد صاحب

نائب امیر:۔ - - نور اللہ جان اعوان

سیکرٹری:۔ - - - فضل حسین صاحب

پروپیگنڈہ سیکرٹری: محمد عباس صاحب

خزانچی:۔ - - - - حاجی غلام محمد //

سالار جمعیتہ گارڈ۔ سالار ریحان صاحب

اجلاس کے آخر میں بالاتفاق قرارداد منظور کی گئی جس میں پی۔ این۔ اے کے اس موقف کی زبردست تائید کی گئی۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ آخر میں حضرت درخواستی اور مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

مالاکنڈ ایجنسی کا انتخاب

جمعیتہ علماء اسلام مالاکنڈ ایجنسی کی جنرل کونسل کا اجلاس جمعیتہ کے ضلعی دفتر میں ۱۱ ستمبر ۱۹۷۹ء کو مولانا عزیز الرحمن [illegible] کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے ضلعی عہدیداروں کے انتخابات عمل میں لائے گئے۔

سرپرست:۔ پیر گل بادشاہ خان گھڑی

دوئم:۔ قاضی عبدالخالق صاحب بٹ خیلہ

امیر:۔ عبدالہاشم خان آف تھانہ

نائب امیر:۔ - حاجی زید اللہ خان

نائب دوئم:۔ - سید محبوب شاہ

نائب سوئم:۔ - - حاجی بہروز خان

نائب چہارم:۔ - - حاجی غلام خان

نائب پنجم:۔ - - - حاجی اکرام الحق

ناظم عمومی:۔ - - صاحبزادہ خالد جان

ناظم دوئم:۔ - - - - حضرت غنی

ناظم سوئم:۔ - - - سید خان

انتخاب ٹبہ سلطان پور

سرپرست:۔ - - حاجی محمد ناصر خان نمبردار

امیر:۔ - - - حاجی محمد حسن صاحب

نائب امیر:۔ - - حاجی محمد رفیق صاحب

ناظم عمومی:۔ حکیم احمد بخش بھٹی صاحب

نائب ناظم:۔ - - حاجی محمد اقبال

خازن:۔ - - چوہدری محمد یامین صاحب

سالار:۔ - - چوہدری محمد اختر //

انتخاب شہر وہاڑی

سرپرست:۔ - - حضرت مولانا عبدالستار

امیر:۔ - - - ڈاکٹر عبدالرشید صاحب

نائب امیر اول:۔ شیخ مقبول احمد صاحب

نائب امیر دوم:۔ - قاری محمد صادق ظفر

ناظم عمومی:۔ - - راؤ محمد یامین صاحب

نائب ناظم اول:۔ جناب عبدالمجید صاحب

نائب ناظم دوم:۔ جناب میاں محمد اقبال

سیکرٹری اطلاعات:۔ " " " "

سیکرٹری مالیات:۔ حاجی محمد بشیر رحمانی

سالار:۔ جناب محمد حنیف عرف شاہ جی

انتخاب بورے والا

امیر:۔ - - - چوہدری محمد امین صاحب

نائب امیر:۔ چوہدری بشیر احمد صاحب

نائب امیر:۔ میاں غلام رسول صاحب

ناظم عمومی:۔ - راؤ ارشاد احمد صاحب

ناظم:۔ - - - شیخ محمد رفیق صاحب

ناظم:۔ - - - بابو سلامت علی صاحب

ناظم مالیات:۔ حاجی محمد عبداللہ صاحب

سالار:۔ - - شیخ محمد سعید صاحب

انتخاب حلقہ گگو منڈی

امیر:۔ - - - شیخ عبدالکریم صاحب

نائب امیر اول:۔ چوہدری محمد علی صاحب

نائب امیر دوم:۔ - قاری جان محمد صاحب

ناظم عمومی:۔ - میاں محمد حنیف صاحب

ناظم:۔ - - - چوہدری عبدالرشید //

ناظم:۔ - - - محمد اشرف سلیم صاحب

ناظم مالیات:۔ ملک محمد اسماعیل صاحب

ناظم نشر و اشاعت: انیس احمد صاحب
سالار: - - محمد نذیر صاحب

قرار داد تعزیت

منتظمین مدرسہ جامعہ رحیمیہ شیخ لاہوری جھنگ صدر کا ایک تعزیتی اجلاس مولانا محمد فاروق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعیت علماء اسلام ضلع جھنگ کے راہنما الحاج ملک علی محمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

مرحوم کی عظیم دینی، ملی، سماجی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جامع ھذا کے منتظمین اور تمام طلباء دعاگو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے آمین مرحوم کے ایصال و ثواب کے لئے مدرسہ ھذا میں قرآن خوانی بھی کی گئی۔

انتخاب سکھر

جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس سمن مسجد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلع بھر کی مختلف شاخوں سے ڈیڑھ سو ارکان نے شرکت کی اس موقعہ پر ایک انتخابی نشست بھی منعقد ہوئی اور اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

۱۔ سرپرست: حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین درگاہ ھالیجی شریف۔
۲۔ امیر: - - مولانا محمد یعقوب صاحب
۳۔ نائب امیر: - مولانا محمد سلیم صاحب
۴۔ نائب امیر ۲: مولانا حاجی محمود احسن صاحب لغاری میرپور۔
۵ ناظم عمومی: مولانا عبدالوہاب صاحب چاچڑ
۶۔ ناظم ۱: سید شمس الحق صاحب فریدی غریب آباد سکھر۔
۷۔ ناظم ۲: مولانا محمد ھاشم چھولہ بیچراں کالونی سکھر۔
خازن: مولانا محمد رفیق صاحب شاہی بازار سکھر۔
سالار: مولانا محمد عظیم صاحب مینو عاقل
ناظم نشر و اشاعت مجلس عمومی کے سپرد

اس کے علاوہ موجودہ سیاسی صورت حال پر بھی غور ہوا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور منظور کی گئی۔

۱۔ جمعیتہ علماء اسلام ضلع سکھر کی مجلس عمومی جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے تمام فیصلوں کو خوش آمدید کہتی ہے اور ان کی بھرپور تائید کرتی ہے۔

۲۔ یہ اجلاس عام انتخابات سے قبل بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کی شدید مذمت کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس سیاسی پارٹیوں کی رجسٹریشن اور حسابات کے اندراج کو سیاسی پارٹیوں کی توہین قرار دیتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اسے فوراً واپس لیا جائے۔

۴۔ اس وقت ملک میں تین اقسام کی عدالتیں کام کر رہی ہیں۔

(۱) شرعی عدالتیں (۲) انگریزی طرز کی عدالتیں اور مارشل لاء گورنمنٹ۔ اس سے شرعی قوانین کی توہین ہوئی ہے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شرعی عدالتوں کے علاوہ باقی سب طریقوں کی عدالتوں کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

بلدیاتی انتخابات کا ڈھونگ

گذشتہ روز بعد نماز جمعہ فیڈرل بی ایریا میں جمعیت علماء اسلام کے عہدیداروں اور کارکنوں کا ایک اجتماع ہوا۔ اجلاس میں پاکستان قومی اتحاد اور جمعیت علماء اسلام کی مرکزی کونسل کے اس فیصلے کی توثیق کی گئی کہ بلدیاتی انتخابات میں تو کوئی رکن ووٹ ڈالے گا اور نہ اس سلسلے میں کسی کی سپورٹ کرے گا۔

اجلاس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ قومی اتحاد نے بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ کے لئے جو تدابیر اختیار کرے گا انہیں ہر لحاظ سے کامیاب بنایا جائے گا۔ نیز ملک میں قومی اتحاد میں شامل جماعتوں کے کارکن اور جمعیتہ علماء اسلام کے رضاکار بلدیاتی انتخابات کے ڈھونگ کو کسی بھی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

اجلاس نے قومی اتحاد میں شامل جماعتوں بالخصوص جماعت اسلامی اور مسلم لیگ سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی بلدیاتی امیدوار کی اعلانیہ یا خفیہ طور پر سپورٹ نہ کریں۔ اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دیں بلکہ انتخابات کے بائیکاٹ کو مکمل اور مؤثر طور پر کامیاب بنائے۔

اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے عہدیداران نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جنرل ضیاء الحق نے پاکستان قومی اتحاد سے معاہدے اور پاکستان کی تمام ممتاز سیاسی پارٹیوں کی مخالفت کے باوجود بھی عام انتخابات سے قبل بلدیاتی انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اجلاس نے جمعیت علماء اسلام پاکستان تحریک استقلال اور پیپلز پارٹی کے اس غیر جمہوری فعل کی مذمت کی ہے جو کہ انہوں نے بلدیاتی انتخابات میں دلچسپی لے کر ظاہر کیا ہے حتیٰ کہ ان پارٹیوں سے وابستہ اکثر اراکین اور ممبران بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے رہیں۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ صرف منتخب صوبائی حکومت ہی بلدیاتی انتخابات کرا سکتی ہے۔

اجلاس میں جمعیت علماء اسلام لیاقت آباد کے ناظم اعلیٰ محمد صدیق جمعیت علماء اسلام موسیٰ کالونی کے ناظم اعلیٰ مولانا دین محمد حلقہ دستگیر کالونی کے امیر مولانا عبدالکریم ناظم اعلیٰ قاری محمد عالم حلقہ شفیق کالونی کے امیر مولانا عبدالہادی ناظم اعلیٰ مولانا محمد احمد نئی کراچی کے امیر جمعیتہ علماء اسلام عبدالجلیل صاحب حلقہ واٹر پمپ کے امیر مولانا شیر محمد اور جمعیت علماء اسلام سہراب گوٹھ کے مولانا فضل الرحمٰن نے شرکت کی۔ اس موقع پر جمعیتہ علماء اسلام کے ممتاز رہنما اور پاکستان قومی اتحاد فیڈرل بی ایریا کے جنرل سیکرٹری۔ محمد احمد شاکر نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔

حافظ محمد اکرم کی پریس کانفرنس

آج کا دن بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ایک طرف یوم دفاع پاکستان ہے اور دوسری طرف یوم دفاع ختم نبوت ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی ایک پرجوش اسلامی تحریک کے بعد اس وقت کی حکومت نے دینِ مصطفیٰ کے غداروں اور نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو اسمبلی کے اندر قانون کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اور ان کی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی ان کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکا گیا۔ قوم نے متحد ہو کر اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا۔ اور یوم تشکر منایا۔ مگر بڑا افسوس ہے کہ آج تقریباً ۱۴ سال گذر چکے ہیں وہ فیصلہ جوں کا توں ہے۔ بلکہ قادیانی اس سے بڑھ کر اپنی سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ اور اندرون ملک اور بیرون ملک اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ اگر جعلی صدر نہیں ہو سکتا اور ایک ملک میں دوسرا قانون نہیں ہو سکتا تو کیا وجہ ہے کہ جعلی نبی اور کے ماننے والوں کو پابند کیوں نہیں کیا جاتا پچھلے دنوں مرزا ناصر احمد نے اسلام آباد میں قصر خلافت قائم کیا اور عوام کے احتجاج نے مرزا ناصر احمد کو واپس ربوہ جانے پر مجبور کر دیا۔ اس کے علاوہ اسلام آباد میں قادیانیوں کی سرگرمیاں قابل افسوس ہیں۔ قادیانی ملکی قانون کی کھلی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ان کا کھلم کھلا مذاق اڑا رہے ہیں جو کہ ناقابل برداشت ہے۔ ان کی حرکات سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کسی وقت بھی ابھر سکتے ہیں۔ قادنیوں نے ووٹر فارم میں اپنا نام درج نہ کرا کر بھی ملکی قانون کے ساتھ بغاوت کی ہے۔ لہذا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کے قومی اسمبلی کے فیصلے پر فوراً عملدرآمد کرایا جاوئے۔ ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ قادنیوں کے شناختی کارڈ پاسپورٹ اور راشن کارڈ پر غیر مسلم کے خانہ میں ان کا نام درج کیا جائے ان کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

لہذا تمام مذہبی جماعتوں کو آپس میں متحد ہو کر سوشلسٹوں، کیمونسٹوں اور قادیانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔

ہنگامی اجلاس۔

جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد شہر کے امیر مولانا عبد المتین صاحب نے شہر کی مجلس عاملہ اور برانچوں کے سربراہوں کا ایک مشترکہ ہنگامی اجلاس اپنی رہائش گاہ وحدت کالونی میں طلب کیا جس میں رفائے عامہ اور ملکی امور کے مفاد میں بڑے دور رس فیصلے کئے گئے اور مندرجہ ذیل امور اتفاق رائے سے منظور کئے گئے

۱۔ گذشتہ کاروائی:۔ ناظم اطلاعات ساؤ خان بونیری، ناظم اعلیٰ سائیٹ حافظ محمد طاہر صاحب مولانا شبیر احمد نائب امیر، شہر ناظم اوّل جناب عبد الشکور صاحب نے گذشتہ کاروائی اور خدمت خلق کے کارنامے پیش کئے اور مجلسِ عمومی کو ان سے آگاہ کیا۔

۲۔ بلدیاتی انتخاب:۔ اس امر پر مجلس عمومی نے امام انقلاب، مفکر اسلام، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ کو بر وقت ایک دانشمندانہ قدم۔ قرار دیا اور فیصلہ کیا گیا کہ جمعیت کے فیصلے کے مطابق ان کا کوئی بھی کارکن بلدیاتی انتخاب میں حصہ خود حصہ لے گا نہ کسی کی حمایت کرے گا۔ نہ اپنے ووٹ کا حق استعمال کرے گا۔

۳۔ آئندہ لائحہ عمل:۔ اس امر پر حافظ محمد طاہر صاحب، مولانا شمس الدین صاحب جناب عبد الشکور صاحب، جناب ساؤ خان بونیری اور مولانا شبیر احمد صاحب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جناب ساؤ خان بونیری کی ذاتی تحریک پر چند بڑے مفید اور کارآمد فیصلے کئے گئے۔ جن میں چند ایک یہ ہیں کہ تمام ناظموں کو رفائے عامہ کے کام بانٹ دئیے جائیں تاکہ عوام کی پریشانیوں کا حل نکالا جاسکے اور لوگوں کے مسائل حل کئے جاسکیں۔ اس بات کو تمام مجلس عمومی نے بہت پسند کیا اور داد دی۔

(الف) ناظم اعلیٰ:۔ مولانا عبد القہار صاحب کو وارڈ 6 کے تمام عوامی امور طے کرنے ہونگے اور تمام برانچوں کا ریکارڈ چیک کرنا اور انکی دیکھ بھال کرنا۔

(ب) ناظم اوّل:۔ جناب عبد الشکور صاحب وارڈ اے۔ بی۔ سی کے عوامی امور طے کریں گے۔

(ج)۔ ناظم دوئم:۔ جناب حافظ محمد طاہر صاحب تمام شہر کے تبلیغی امور آئمہ اور مساجد حالی روڈ کے عوامی امور طے کریں گے۔

(ح)۔ ناظم اطلاعات:۔ جناب ساؤ خان بونیری امور نشر و اشاعت، امور طلبہ، اور ٹرانسپورٹ کے مسائل کی طرف توجہ دیں گے۔

(د)۔ ناظم مالیات:۔ جناب شبیر احمد صاحب تمام مالیاتی امور کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور ان کو طے کریں گے۔

(س)۔ سالار اعلیٰ:۔ جناب محمد علی محمدی صاحب انصار اسلام کی تربیت کرنا۔ جمعیت کے تمام جلسوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کرنا وغیرہ۔

امیر شہر مولانا عبد المتین صاحب کی ذاتی تحریک پر ایک نائب سالار کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور مجلس نے جناب احمد پہلوان صاحب کو اتفاق رائے سے نائب سالار منتخب کیا۔

آخر میں اجلاس نے چند قرار دادیں پیش کیں

(الف) حیدر آباد شہر کی ہر گلی میں وی۔ سی آر پر عریاں فلمیں دکھا کر عوام خصوصاً نوجوانوں کے اخلاق کو تباہ کیا جا رہا ہے حکام بالا فوراً اس لعنت سے نجات دلائیں۔

(ب) امریکن کوارٹر۔ بدین جالی، جمعہ جمعدار گوٹھ میں سارے علاقے کے لئے محکمہ واپڈا کی جانب سے چار عدد ٹرانسفارمر ۴۰ عدد پول منظور کئے ہیں اور اس کا باقاعدہ ٹنڈر منظور ہونے کے بعد بھی اب تک کام شروع نہیں ہو سکا حکام متوجہ ہوں۔

انسپکٹر کی پابندی پر احتجاج

مولانا محمد اختر صدیقی خطیب جامع مسجد نعمانیہ کمالیہ نائب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع فیصل آباد نے اپنے ایک بیان میں فوڈ گرین انسپکٹر کمالیہ کی اس پابندی پر شدید احتجاج کیا ہے جس میں مذکورہ انسپکٹر نے ہر شخص کو راشن کارڈ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ڈپو ہولڈر کو فراہم کرنے کا

کا حکم صادر فرمایا ہے۔ باخبر حلقوں کے مطابق اس طرح وہ فوٹو سٹیٹ مشین کے مالک اپنے مہربان کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ آخر میں مولانا نے انسپکٹر صاحب کو اس فیصلے کے فوری واپس لینے پر زور دیا۔

انتخاب ضلع بہاول نگر

امیر: ۔ ۔ حضرت مولانا محمد شریف وٹو
نائب امیر اول: مولانا محمد قاسم قاسمی فقیر والی
نائب امیر دوم: جناب شوکت علی صاحب ٹھیکیدار منڈی صادق گنج۔
ناظم اعلیٰ: مولانا محمد یوسف قریشی بہاولنگر
ناظم اول: مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں۔
ناظم دوم: راؤ عزیز الرحمٰن نجیب آباد
سیکرٹری اطلاعات: جناب ممتاز احمد صاحب وٹو ایڈووکیٹ منچن آباد۔
خازن: ۔ ۔ حکیم نذر محمد صاحب بہاولنگر

انتخاب ضلع گجرات

سرپرست: ۔ حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ صاحب۔
امیر: ۔ ۔ حضرت مولانا قاری محمد اختر صاحب
نائب امیر اول: حضرت مولانا محمد طیب صاحب
نائب امیر دوم: حضرت مولانا عبد الرؤف شاھد صاحب۔
ناظم عمومی: ۔ جناب چوہدری محمد خلیل صاحب
ناظم اول: ۔ جناب قاری محمد خان صاحب
ناظم دوم: جناب قاری عطاء الرحمٰن صاحب
خازن: جناب ملک نصر اللہ خان صاحب
ناظم نشر و اشاعت: جناب چوہدری اکرام الحق
سالار: ۔ جناب قاری عبد الباقی صاحب

مجلس عمومی کے ارکان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ۱۔ حضرت مولانا قاری محمد اختر صاحب ۲۔ جناب جاوید اقبال صاحب ۳۔ حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ صاحب ۴۔ جناب چوہدری محمد خلیل صاحب ۵ مولانا عبد الرؤف شاہد صاحب ۶۔ مولانا قاری غلام رسول صاحب ۷۔ جناب قاری محمد خان صاحب ۸۔ جناب حاجی ارشاد احمد صاحب ۔ ۹۔ حضرت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب۔

قراردادیں

۱۔ جمعیت علماء اسلام ضلع گجرات کا یہ اجلاس عام انتخابات سے پہلے بلدیاتی انتخابات کرانے کی پرزور مذمت کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس سیاسی پارٹیوں کی رجسٹریشن کرانے کے آرڈیننس کی پرزور مذمت کرتا ہے کیونکہ اس سے بنیادی حقوق تلف ہوتے ہیں۔

۳۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام خورد و نوش کی اشیاء کی قیمتیں اعتدال پر رکھی جائیں اور سیمنٹ اور چینی کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی ہے ان پر بھی کنٹرول کیا جائے تاکہ غریب عوام آرام سے زندگی بسر کر سکیں۔

انتخاب علاقہ وہنار

علاقہ وہنار تحصیل پنڈ دادنخان کا انتخاب جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سالار جناب محمد شفیع صاحب کی نگرانی میں ہوا۔ درج ذیل عہدادان منتخب ہوئے۔

سرپرست: ۔ مولانا محمد حیات صاحب لوہد پور۔
امیر: ۔ مولانا محمد ایوب صاحب لوچھال کلاں
ناظم عمومی: ۔ حاجی عبد الرزاق صاحب میانی۔
سالار: ۔ صوفی نذر محمد صاحب نور پور ۔ ۔ ۔

دعائے خیر پر یہ اجلاس ختم ہوا اور اکابرین جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

ضلع وہاڑی میلسی شہر

سرپرست: ۔ حاجی میاں غلام مصطفےٰ صاحب
امیر: ۔ ۔ ۔ حاجی خادم حسین صاحب
نائب امیر: ۔ ۔ اللہ ڈوایا خان صاحب
نائب امیر دوم: حاجی نذیر حسین صاحب ڈاہر
ناظم عمومی: ۔ ۔ حکیم منور احمد صاحب
نائب ناظم: ۔ ۔ ۔ مولانا غلام اللہ صاحب
نائب ناظم: ۔ ۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب
خازن: ۔ ۔ حاجی گلزار احمد صاحب
سالار: ۔ ۔ حاجی غلام حسین ملتانی صاحب

اظہار تشکر

جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ کے رہنما مولانا یار محمد صاحب عابد نے اپنے والد ماجد کی وفات پر ان تمام احباب کا تشکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے اظہار تعزیت کیا ہے مصروفیت کی بنا پر ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ تشکریہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ بذریعہ ترجمان اسلام تمام احباب کا مشکور ہوں جو کہ ملک بھر سے دوستوں نے اظہار تعزیت کیا ہے واضح رہے کہ مولانا موصوف نے فی الحال اپنے تبلیغی پروگرام ملتوی کر دیئے ہیں عنقریب تبلیغی پروگراموں کا اعلان کر دیا جائیگا

دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام لاہور چھاؤنی کے سرپرست اور صدر بازار کی جامع مسجد کے خطیب مجاہد ختم نبوّت الحاج مولانا منظور احمد سخت علیل ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام لاہور چھاؤنی کے جنرل سیکرٹری سید محبوب شاہ ھاشمی کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ جمعیۃ کے کارکنوں اور عوام سے ان کے لئے دعاء صحت کی اپیل کی جائے۔

خاص اعلان

"شہر شہر سے" کے صفحات میں صرف وہی خبریں اور کارروائیاں شائع کی جاتی ہیں جو مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے لیٹر پیڈ پر لکھی گئی ہوں۔ نیز یہ کہ آخر میں امیر، ناظم عمومی یا ناظم نشریات کے دستخط اور جمعیۃ کی مہر ثبت ہونا ضروری ہے سادہ کاغذ پر اور بغیر دستخط و مہر کے کوئی خبر، انتخاب اور کارروائی شائع نہیں کی جائیگی۔

انتخاب

گذشتہ دنوں چک ۶۹/۵.L لاہوریاں میں مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی سرپرست جمعیت علماء اسلام ضلع ساہیوال تشریف لائے۔ رات کے خطاب عام میں انہوں نے جمعیت کی اہمیت اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور صبح کو مندرجہ ارکان پر مشتمل انتخاب فرمایا۔

سرپرست:۔۔۔ صوفی خدا اقبال صاحب
معاون سرپرست:۔ سید شریف الحسن شاہ صاحب بخاری۔
معاون دوم:۔۔ نور احمد خان۔
صدر:۔۔ سید غضنفر حسین شاہ صاحب
نائب صدر:۔ چوہدری سلطان احمد جٹ
نائب صدر دوم:۔ چوہدری سردار احمد آرائیں
جنرل سیکرٹری:۔ سید اسحاق شاہ صاحب
سیکرٹری:۔ چوہدری محمد اکرم صاحب آرائیں
سیکرٹری نشر و اشاعت:۔ رانا عتیق اللہ خان
سیکرٹری قانونی امور:۔ سید مظفر حسین شاہ۔
خزانچی:۔ سید افتخار حسین شاہ صاحب
بحکم:۔ حضرت ناظم صاحب سرپرست جمعیۃ علماء اسلام

تحصیل لکی مروت ضلع بنوں۔

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار بمقام جمعیت علماء اسلام تحصیل لکی مروت صاحبزادہ وحید احمد جان زکوآتی صاحب کے رہائش گاہ میں منعقد ہونا قرار پایا تھا۔ زیر صدارت سابق امیر تحصیل لکی مروت مولانا سکندر خان صاحب۔

امیر:۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی دلوخیل
نائب امیر ۱:۔ مولانا گل خان صاحب دباخیل
نائب امیر ۲:۔ مولانا سکندر خان عیدک خیل
ناظم عمومی:۔ مولانا سید محمد صابر شاہ دبک منڈو خیل۔
ناظم نائب ۱:۔ مولانا ہاشم خان صاحب بیگو خیل
نائب ناظم ۲:۔ مولانا عبدالحکیم مرنڈی کوٹکہ شادی خان۔
ناظم نشر و اشاعت:۔ مولانا غلام یسین صاحب لکی مروت۔
خازن:۔ خلیفہ محمد کریم صاحب ہندال لنگر خیل۔
سالار:۔ حاجی ہاشم خان صاحب عیسک خیل
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت

گمشدگی

محمد اکرم عمر ۱۳ سال رنگ سفید قد چھوٹا۔ طالب علم ہشتم کلاس چھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ جس صاحب کو علم ہو اس پتہ پر مطلع کریں۔
مولوی محمد صدیق نزد آئس فیکٹری چھال روڈ شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

جلال پور پیر والہ

جمعیۃ علماء اسلام جلال پور پیر والہ کا اجلاس زیر صدارت قاری نظام الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سب تحصیل شجاع آباد منعقد ہوا۔ اجلاس میں تین سال کے لئے عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

سرپرست:۔۔ قاری محمد یعقوب صاحب
صدر:۔۔ صوفی بشیر احمد صاحب بزاز
نائب صدر:۔ مولانا خلیل احمد صاحب اسعد
نائب صدر دوم:۔ مولانا عبدالکریم غفاری
نائب صدر سوم:۔ حاجی اللہ دسایا صاحب
ناظم اعلیٰ:۔ مولوی خدا بخش فاروقی
نائب ناظم اعلیٰ:۔ نذیر احمد ثاقب
ناظم نشر و اشاعت:۔ عبدالرحمن حامی النقشبندی۔
خزانچی:۔ محمد شفیع صاحب پہلوان
سالار:۔ اللہ دتہ دایہ صاحب

انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل سوات رانیزائی کا اجلاس زیر صدارت عبدالقاسم خان امیر جمعیۃ علماء اسلام مالاکنڈ ایجنسی بمقام دفتر جمعیۃ سخاکوٹ منعقد ہوا۔ جس میں اراکین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں اتفاق رائے سے حاجی زید اللہ خان کو امیر اور سیف الرحمن خان کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا اس کے علاوہ درج ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

سرپرست:۔۔ قاضی عبدالخالق صاحب
سرپرست دوم:۔ قاضی عبدالباقی صاحب
نائب امیر:۔۔ مولانا مسعود گل صاحب
نائب امیر دوم:۔ عبدالقہار خان صاحب
نائب امیر سوم:۔ دوست محمد خان صاحب
نائب امیر چہارم:۔ خوشحال محمد خان صاحب
ناظم اول:۔ عصمت اللہ خان طوطہ کان
ناظم دوئم:۔ محمد زیب خان بٹ خیلہ۔
سیکرٹری اطلاعات:۔ شیر زمین خان بٹ خیلہ
خزانچی:۔۔ فضل رحیم خان تھانہ
سالار:۔ سید محمد خان طوطہ کان

تعزیتی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام داصو آستانہ کا ایک اجلاس زیر صدارت ملک غوث محمد صاحب ہوا جس میں جمعیت کے عہدیدار اور کثیر ارکان نے شرکت کی۔ اجلاس میں ملک علی محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا

اور دعا کی کہ مرحوم کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

لاکھوں روپے کی مالک بلدیہ پسرور

یہ امر انتہائی تکلیف دہ ہے کہ بلدیہ پسرور جسے صرف چونگیوں کے ذریعہ سات سے دس لاکھ روپے تک کی سالانہ آمدنی ہے گذشتہ کئی سالوں سے شہر کی ناکارہ خستہ شکستہ گلیوں کی تعمیر سے قاصر ہے۔

کاش کہ ارباب و اختیار ان غرباء کے

طلباء کی سرگرمیاں

مرتب: محمد ادریس

آزادی کے لیے علماء حق کی قربانیوں سے نئی نسل کو بے خبر رکھنا ایک سازش ہے

ندیم اقبال اعوان

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کی یاد میں منعقد ہونے والی عظیم الشان "مدنی کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظمِ عمومی جناب ندیم اقبال اعوان نے کہا کہ آزادی کے لیے علماء حق کی قربانیوں سے نئی نسل کو جان بوجھ کر مخصوص مفادات کے لیے بے خبر رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک مخصوص گروہ کی سازش ہے جو نوجوان نسل کو علماء حق سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ علماء حق نے قومی آزادی میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان کی آزادی انہی علماء حق کی جدوجہد آزادی کی مرہونِ منت ہے جنہوں نے برطانوی استبداد کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ انہوں نے مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ حقیقی مردِ مومن کی سچی تصویر تھے جن کا ہر قدم صرف اللہ کی رضا کے لیے ہی اٹھتا تھا۔ انہوں نے کہا افسوس کہ ہماری نئی نسل مولانا سید حسین احمد مدنی مولانا محمد علی جوہر جیسے عبقری انسانوں اور ان کی جدوجہد سے ناواقف ہے جن کا ہر عمل ایک انوکھا اور نیا د[illegible] عطا کرتا ہے۔ کانفرنس سے جمعیۃ طلبہ اسلام کے صوبائی ناظم عمومی عبدالخالق ندیم میاں محمد عارف ایڈووکیٹ اور حضرت علامہ خالد محمود نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں ربوہ میں قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلم افراد کے ساتھ ربوہ کے قادیانیوں کی غنڈہ گردی کی مذمت کی گئی اور ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت غنڈوں کا سختی سے محاسبہ کرے۔

پشاور یونیورسٹی کے شعبہ عربی اور اسلامیات میں جمعیۃ جیت گئی

پشاور سے آمدہ اطلاع کے مطابق پشاور یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں جمعیۃ طلبہ اسلام کے فضل واحد صدر اور رحمت شاہ سیکرٹری منتخب ہو گئے اسی طرح شعبہ اسلامیات کے صدر عبدالحفیظ اور سیکرٹری بھی جمعیۃ کے کارکن ہیں علاوہ ازیں ایجوکیشن کالج میں بھی جمعیۃ کے پیر عبدالقیوم صدر اور جنرل سیکرٹری مختار احمد اور کلاس نمائندہ اورنگزیب منتخب ہو گئے۔

سندھی ساتھی متوجہ ہوں

جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں کیلئے المجاہد پبلیکیشنز کی طرف سے سندھی زبان میں پاکٹ بک سائز پر اشاعتی سلسلہ شروع کیا گیا ہے اس سلسلے کی پہلی سیریز "دھا لیجی شریف جیرست ڈینھن" زیر اشاعت ہے یہ سیریز گذشتہ دسمبر میں ہونے والی تربیتی نشست کی تقاریر پر مشتمل ہے آئندہ سیریز حکایاتِ عزیمت اور اقوالِ زریں پر مشتمل ہو گی احباب اس سلسلے میں تحریکیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مواد فوری طور پر روانہ کریں۔ رابطہ کے لیے: نور احمد سندھی المجاہد پبلیکیشن پوسٹ پریالو ضلع خیرپور میرس

جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام حیدرآباد کی طرف سے منعقدہ ایک تقریب میں سٹی کالج حیدرآباد کے طالبعلم رہنما کریم بخش نے جمعیۃ طلبہ اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے کہا میں تمام طلبہ تنظیموں کا لٹریچر اور ان کے طریقِ کار کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جمعیۃ طلبہ اسلام ہی صحیح معنوں میں اسلام کی سربلندی کے لیے کام کر رہی ہے۔

ایڈیٹر کے نام......

پانی فراہم کریں

پاکستان میں کئی حکومتیں تبدیل ہوئیں لیکن ضلع خضدار کی معاشی و اقتصادی حالت جوں کی توں ہے۔ دنیا ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے لیکن موضع ہاردکش تحصیل زہری ضلع خضدار کے عوام چالیس میل سے پینے کا پانی لاتے ہیں۔ جو کہ پہاڑی علاقے میں انتہائی مشکل کام ہے۔ صدر مملکت بلوچستان آئے تو پانی کا مسئلہ پیش کیا گیا انہوں نے ضلعی حکام کو پانی کی ترسیل کے لئے ھدایت کی لیکن ھنوز مقامی حکام لیس و پیش سے کام لے رہے ہیں اور غریب عوام بدستور مشقت کی اس چکی میں پیس رہے ہیں۔

ہم اہل ضلع خضدار آپ کے جریدے کی وساطت سے حکومت سے مستدعی ہیں کہ پانی کی ترسیل کا انتظام کیا جائے۔

عبداللہ خٹک زہری ضلع خضدار۔

رستم کو تحصیل بنائیں

آپ کے موقر جریدے کی وساطت سے اپیل ہے کہ رستم کو تحصیل کا درجہ دیا جائے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب مرکز نے شکارپور کو ضلع بنایا تھا تو عوام نے سینکڑوں درخواستیں اور عرضداشتوں کے ذریعے رستم کو ضلع شکارپور کی تحصیل بنوایا تھا لیکن پیپلز پارٹی کے کرتا دھرتاؤں نے اثر و رسوخ کے ذریعے رستم کی تحصیلی حیثیت کو منسوخ کروا کر لکھی کو تحصیل بنوا دیا۔ حکومت سے گذارش ہے کہ رستم جیسے زرخیز علاقہ کو تحصیل بنایا جائے۔

عبدالحمید مہر رستم شکارپور۔

ریل کار چلائی جائے۔

آپ کے موقر جریدہ کی وساطت سے میں وفاقی وزیر ریلوے اور چیرمین ریلوے سے اپیل کرتا ہوں کہ جو ٹرین نمبر ۳۹۱ اپ ۳۹۲ ڈاؤن رات ۹ بجکر ۵ منٹ پر شکر گڑھ سے پھر چک امرو سے شکر گڑھ اور شکر ۲ بجکر ۲۵ منٹ پر نارووال کو روانہ ہے۔ اور جو ریل کار صبح ۳ بجکر ۳۰ منٹ پر راولپنڈی کو روانہ ہوتی ہے۔ اور شام ۴ بجکر ۳۰ منٹ پر راولپنڈی سے چل کر رات ۱۱ بجکر ۲۰ منٹ پر نارووال پہنچتی ہے۔ اس کا تبادلہ ۳۹۱ اپ اور ۳۹۲ ڈاؤن سے کروایا جائے تاکہ شکر گڑھ کے عوام اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

نثار احمد زرگر شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

وائس چانسلر سے احکامات کی تکمیل کروائیں

حالات کی ستم ظریفی اور تین سالہ سخت کوشی کے باوجود سب سے بدترین پہلو یہ ہے کہ اس خاکسار کی سینکڑوں عرضداشتوں کو درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا مارشل لاء کے زعماء جن کی آمد پر عام لوگوں نے دیدہ و دل فرش راہ کر دیئے تھے اب آہستہ آہستہ بدظنی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں بار بار سنایا گیا تھا کہ سب کا احتساب ہوگا۔ ہر مظلوم کی حق رسی ہو گی اور اسلام کو نافذ کر دیا جائے گا۔ لیکن دو سال سے زائد عرصہ ہو چلا عام آدمی کے حصے میں گرانی کے سوا کچھ نہیں آیا وہ کون سی مجبوریاں یا مصلحتیں ہیں کہ مارشل لاء انتخابات عام انتخابات تک مکمل احتساب نہیں کرنا چاہتی ہے؟۔

جنرل ضیاء الحق بلاشبہ مخلص ہیں۔) اگر مکمل احتساب اور نفاذ اسلام جیسے کارہائے نمایاں اس قلیل وقت میں کامل طور پر خدانخواستہ سر انجام نہ دے سکیں تو کم از کم مظلوم کی حق رسی میں ہی کامیاب ہو جاتے! آمین!! تو قوم ان کے احسان عظیم کو کبھی فراموش نہ کر سکتی تھی۔ مگر افسوس اور حسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موجود

اور اُن کا ...

ماضی میں کمزور ...

کھیلتا رہا ہے بلکہ ...

مصروف عمل ہے۔

حرف اور صرف خالی خولی بیا...

کیسی بھی اچھی حکومت ان کے ... ناکام ہو سکتی ہے۔ پس پاکستان کی بقاء و روشن مستقبل کے لئے ستم رسیدہ ضعفا کی شکایات اگر فی واقعہ درست ہوں) کی روشنی میں نا اہل نوکر شاہی کی تطہیر از بس ضروری ہے۔

افسر شاہی نے سیے شمار لوگوں کو جنرل سوار خان صاحب کی کھلی کچہری جناح ہال لاہور میں اپنی معروضات پیش کرنے سے روک دیا بندہ کی فوری بحالی کا آرڈر جنرل سوار خان صاحب گورنر آف دی پنجاب) نے مورخہ ۲۰ $\frac{11}{79}$ کو فرمایا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ہاتھوں ساڑھے سات ماہ تک ان احکامات کی تذلیل ہوتی رہی۔ میری ملازمت کے غم میں والدین کی تین دن کے فرق سے حسرت ناک اموات سے بھی افسر شاہی کو تسکین نہ ہو سکی۔ موصوف کے متعصبانہ رویہ سے آج بھی یوں معلوم دیتا ہے کہ گورنر کے آرڈر پر انھیں با دل نخواستہ عمل کرنا پڑا۔ وہ آج بھی نئی حکومت کے لئے منتظر اور جنرل صاحب کے فیصلہ کو جلد از جلد مسترد کرا دینے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں غالباً کم فہم اور رجسٹرار کے اشارے پر عمل کروانے والے وائس چانسلر نے گورنر کے احکامات کی

اسے۔ڈی آئی اقبال احمد جاوید کا تبادلہ کیا جائے

مدنی جامع مسجد سلانوالی میں نماز جمعہ سے قبل اسے۔ڈی۔آئی علاقہ سلانوالی اقبال احمد جاوید (مرزائی) کے خلاف حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب احرار خطیب مدنی مسجد جامع سلانوالی رہنما جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب نے دوران تقریر مرزائی اقبال احمد جاوید کی جماعت مرزائیہ کے پروپیگنڈہ اور اپنے مذہب کی تبلیغ پر پر زور احتجاج کیا کہ مذکورہ شخص بحیثیت سرکاری ملازم ہونے کے اپنے مذہب یعنی مرزائیت کا خوب پرچار کرتا ہے اور اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔

حال ہی میں علماء اہل سنت کے خلاف ایک تقریب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں ایک نظم پڑھی۔جس پر اہل شہر نے پر زور احتجاج کیا کہ یہ شخص جو حکومت کا تنخواہ دار ہے مرزائیت کا پرچار کیوں کرتا ہے حکومت اس کا نوٹس لے۔قاری محمد ادریس بانی پتی صدر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی اور جمعہ کے عظیم اجتماع اور ہائی و پرائمری سکولوں کے تمام اساتذہ واہل شہر نے ڈپٹی کمشنر ضلع سرگودھا اور محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ اس مرزائی اسے ڈی آئی اقبال احمد جاوید (جو قانوناً کافر اور غیر مسلم ہیں) کا فی الفور تبادلہ کیا جائے اگر حکام بالا نے اس طرف توجہ نہ کی تو بگڑتے ہوئے حالات کی تمام تر ذمہ داری حکام بالا پر عائد ہوگی۔

قارئین سے اپیل

خط وکتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر اور ایجنسی نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔نیز تاریخ لکھنا نہ بھولیں۔ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

...ڈیپارٹمنٹ الگ کیا جائے

...پ کے موقر جریدے کی وساطت سے ...سے مطالبہ ہے کہ اورنگی ٹاؤن کے لئے ...ڈیپارٹمنٹ الگ قائم کیا جائے جیسا کہ پہلے ...ا یا گیا تھا مگر عرصہ دو سال پہلے نامعلوم وجوہات کی بناء پر اسے ختم کر دیا گیا۔

سیکٹر نمبر ۱۲ میں پانی کا پائپ ۳ ماہ سے زائد عرصہ سے ٹوٹا ہوا ہے مگر تاحال اس کی مرمت نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی اس پر توجہ دی جاتی ہے حالانکہ مقامی باشندگان اس کے تمام تر اخراجات برائے مرمت برداشت کرنے کو تیار ہیں۔لینڈ ڈیپارٹمنٹ کی طرح اس کو بھی ڈویژن کی حیثیت دی جائے۔جس کو ایک انچارج کے ذریعے۔کنکشن دینے واٹر سپلائی پائپ ڈالنے اور پانی کی ترسیل کے تمام تر اختیارات حاصل ہوں اسی طریقے سے اورنگی ٹاؤن کے سنگین انسانی مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔تاکہ وہاں کے لوگ باقاعدگی سے پانی حاصل کر سکیں اور ٹھیکیداروں اور ٹینکروں کی بدعنوانیوں اور پریشانیوں سے نجات پا سکیں۔

مولانا محمد ذکریا، عبدالصمد صاحب
اورنگی ٹاؤن کراچی۔

بقیہ:۔ شہر شہر سے

گزرگاہوں کی طرف توجہ کر پائے جن کا گزرنا اور رہنا بسنا اجیرن بن چکا ہے۔ہمیں یہ معلوم کر کے سخت دکھ ہوا کہ لاکھوں کی بستی بلدیہ کے پاس اس سال بھی گلیوں کی تعمیر مرمت کے لئے کوئی پائی پیسہ نہیں۔کیا اہالیان شہر اسی برتاؤ کے مستحق ہیں؟

ایسی منصوبہ بندی جہاں اہالیان شہر کے لئے اذیتناک ہے وہاں مرتبین کی نااہلی پر بھی نوحہ کناں ہے۔

خدارا کچھ تو ہوش میں آؤ اور شہر کی بربادی کا مزید سامان نہ کرو۔

رشید احمد قادری۔
ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام ضلع سیالکوٹ

طلباء کی سرگرمیاں

آزادی کے لیے علماء حق...

...سے ...ش ...خدمت میں گزارش

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلبہ ...ی ذرائع ابلاغ میں ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام ...بلاغ ہے اور اسے قوم حضرت مولانا سید حبیب... یادگار کرنے میں خاص مقام منعقد ہونے والی عظ...سی قوم مغرب کی اندھی تقلید سے خطاب کر... ...دی گئی ہے۔لیکن اگر کوشش کی پاک... ...نے تو سنوارنا مشکل نہیں اس کے لئے ذرائع ابلاغ کو ایک خاص کردار ادا کرنا ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس ٹی۔وی والے حضرات خود بھی مغرب کی تقلید میں مگن نظر آتے ہیں۔اور انگلش ڈراموں، فلموں کو پیش کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔اتوار ۵ اگست ۱۹۷۹ء "سپورٹس میگزین" میں جو پکچر دکھائی گئی اس کے متعلق ٹی وی کے اہلکار حضرات سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اسلامی ملک میں اس قسم کے پروگرام پیش کر کے ان کھیلوں کو فروغ دینا مقصود ہے جن کا اخلاقیات سے دور کا بھی واسطہ نہیں؟ اور اس قسم کے پروگرام دیکھنے سے کتنے نونہالان قوم کے اخلاق متاثر ہوتے ہیں اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

خدارا کچھ سوچئے اور آپ پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے پورا کیجئے قوم جو پہلے ہی تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے اسے اگر آپ تباہی سے بچا نہیں سکتے تو کم از کم خدارا اس قوم کو مزید تباہی میں دھکیلنے کی کوشش بھی نہ کیجئے۔اور اس قسم کے پروگرام پیش کیجئے جو مخرب اخلاق ہونے کی بجائے معمار اخلاق و کردار ہوں۔ ع۔م ملتان۔

لکھنا نہ بھولیں